﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :ـ نصیر احمد قمر

جلد15 — جمعۃ المبارک 20/جون 2008ء — شمارہ 25

16/ جمادی الثانی 1429ہجری قمری ۞ 20/احسان 1387 ہجری شمسی

درود کے بغیر دعا معلّق رہتی ہے

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب تک دعا کرنے والا رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں بھیجتا اس کی دعا زمین وآسمان کے درمیان معلّق رہتی ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی خدا کے حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ حدیث نمبر 448)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگرچہ مَیں خدا کے نشانوں کو ایسا دیکھ رہا ہوں کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے۔ مگر مَیں ہر ایک پہلو سے منکر پر اتمام حجت چاہتا ہوں۔

یا الٰہی تُو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دِلوں پر تیری نظر ہے اور تیری عمیق نگاہوں سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہیں۔ تو ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کر دے۔

اے میرے قادر خدا تو نزدیک آجا اور اپنی عدالت کی کُرسی پر بیٹھ اور یہ روز کے جھگڑے قطع کر۔

’’خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ کسی طرح حق کُھل جاوے۔ اگرچہ مَیں خدا کے نشانوں کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے۔ اور مَیں خدا کی اس وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر۔ مگر مَیں ہر ایک پہلو سے مُنکر پر اتمام حجّت چاہتا ہوں۔ یا الٰہی تُو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دِلوں پر تیری نظر ہے اور تیری عمیق نگاہوں سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہیں۔ تو ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کر دے۔ اور وہ جو تیری نظر میں صادق ہے اُس کو ضائع مت کر کہ صادق کے ضائع ہونے سے ایک جہان ضائع ہوگا۔ اے میرے قادر خدا تو نزدیک آجا اور اپنی عدالت کی کُرسی پر بیٹھ اور یہ روز کے جھگڑے قطع کر۔ ہماری زبانیں لوگوں کے سامنے ہیں اور ہمارے دِلوں کی حقیقت تیرے آگے منکشف ہے۔ مَیں کیونکر کہوں اور کیونکر میرا دِل قبول کرے کہ تو صادق کو ذلّت کے ساتھ قبر میں اُتارے گا۔ اوباشانہ زندگی والے کیونکر فتح پائیں گے۔ تیری ذات کی مجھے قسم ہے کہ تُو ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔

اور جس قدر مولوی ثناء اللہ صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور جھوٹی قسموں سے موضع مُدّ کے جلسہ میں میری توہین کی ہے وہ تمام میرے شکوے خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں۔ اور مجھے اِس تکذیب کا کچھ رنج بھی نہیں کیونکہ جبکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کذّاب قرار دیتے ہیں تو اگر مجھے بھی کذّاب کہیں تو ان پر کیا افسوس کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ خدا کے اِس سوال پر کہ کیا تو نے ہی کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانا کرو عیسیٰ نے جھوٹ بولا یعنی ایسا جواب دیا کہ سراسر جھوٹ تھا کیونکہ اُنہوں نے کہا کہ جب تک مَیں اپنی اُمّت میں تھا تو اُن پر گواہ تھا اور جب تُو نے وفات دے دی تو پھر تو اُن کا رقیب تھا مجھے کیا معلوم کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ اور ظاہر ہے کہ اُس شخص سے زیادہ کون کذّاب ہوسکتا ہے جو قیامت کے دن جب عدالت کے تخت پر خدا بیٹھے گا اُس کے سامنے جھوٹ بولے گا۔ کیا اِس سے بدتر کوئی اور جھوٹ ہوگا کہ وہ شخص جو قیامت سے پہلے دنیا میں دوبارہ آئے گا اور چالیس برس دنیا میں رہے گا اور نصاریٰ کے ساتھ لڑائیاں کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور تمام نصاریٰ کو مسلمان کر دے گا وہی قیامت کو ان تمام واقعات سے انکار کر کے کہے گا کہ مجھے خبر نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا اور اس طرح پر خدا کے سامنے جھوٹ بولے گا اور ظاہر کرے گا کہ مجھے اس وقت سے نصاریٰ کی حالت اور اُن کے مذہب کی کچھ بھی خبر نہیں۔ جب سے تُو نے مجھے وفات دیدی۔ دیکھو یہ کیسا گندہ جھوٹ ہے اور پھر خدا کے سامنے اس طور سے حضرت مسیح کذّاب ٹھیرتے ہیں یا نہیں۔ قرآن شریف کھولو اور آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی کو آخر تک پڑھ جاؤ۔ اور پھر کہو کہ کیا تم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کذّاب قرار دیا یا نہیں۔

مگر اس پر کیا افسوس کریں کیونکہ آپ لوگوں کے نزدیک تو خدا بھی کاذب ہے خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ (المائدہ :118) میں صاف طور پر بیان کر دی اور بتصریح حضرت عیسیٰ کا یہ عُذر پیش کر دیا کہ میری وفات کے بعد یہ لوگ بگڑے ہیں۔ پس خدا سمجھا رہا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے تو عیسائی بھی اب تک نہیں بگڑے کیونکہ عیسائیوں کا راہِ راست پر رہنا صرف اُن کی حیات تک ہی وابستہ رکھا گیا تھا۔ اور عیسائیوں کی ضلالت کی علامت حضرت عیسیٰ کی وفات پر ٹھیرائی گئی تھی۔ اب کہو اِس صورت میں آپ کے نزدیک خدا کیونکر ٹھہر سکتا ہے جس کا بیان باور نہیں کیا گیا۔

اَور ایسا ہی آیت مَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ (آل عمران: 145) میں سب نبیوں کی وفات ایک مُشترک لفظ میں جو خَلَت ہے خدا نے ظاہر کی تھی اور حضرت عیسیٰ کے لئے کوئی خاص لفظ استعمال نہیں فرمایا تھا۔ یہ بھی نعوذ باللہ آپ لوگوں کے نزدیک خدا کا ایک جھوٹ ہے۔ یہ وہی آیت ہے جس کے پڑھنے سے حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ثابت کی تھی۔ ابوبکر کی بھی یہ منطق خوب تھی کہ باوجودیکہ عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے پھر وہ لوگوں کے سامنے یہ آیت پڑھتا ہے یہ کس قسم کی تسلّی دیتا ہے۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ عیسیٰ تو زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور پھر دوبارہ آئے گا اور چالیس برس رہے گا۔ عیسیٰ کی وہ عمر اور افضل الرسل کی یہ عمر تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی (النجم:23)‘‘۔

(ضمیمہ کتاب نزول المسیح ۔ روحانی خزائن جلد 19۔صفحہ 124تا 126 ۔مطبوعہ لندن)

اداریہ

حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں، برکتوں اور اس کی نصرت و تائید کے موسلا دھار بارش کی طرح برسنے والے عظیم الشان نشانات سے معمور خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر جماعت احمدیہ عالمگیر کے افراد خوشی و مسرّت کے بے پناہ جذبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے جشن تشکّر منا رہے ہیں۔ لیکن معاندین و مکفّرین اور مکذّبین جماعت کو احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کے یہ بے انتہا افضال و احسانات ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ ایک طرف احمدیوں کے حق میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ''ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے'' تو دوسری طرف ''حسد سے دشمنوں کی پُشت خم ہے''۔

معاندین احمدیت جس ملک میں بھی اور جہاں تک ان کا بس چلتا ہے اپنی حاسدانہ اور معاندانہ کارروائیوں میں مشغول ہیں اور کوئی دقیقہ احمدیوں کو ایذا رسانی کا ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ صد سالہ خلافت جوبلی کی خوشیوں نے تو ان کے اندر حسد کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان کی یہ حاسدانہ کارروائیاں دراصل احمدیوں کے خلاف نہیں بلکہ اس خدائے بزرگ و برتر کے خلاف ہیں جس نے احمدیوں کو خلافت حقّہ اسلامیہ کی نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے اور جو اپنے وعدوں کے مطابق اس خلافت کی عظیم برکات سے احمدیوں کی جھولیاں بھرتا چلا جا رہا ہے۔ اب اگر یہ معاندین احمدیت خدا تعالیٰ سے لڑ سکتے ہیں تو لڑ کر دیکھ لیں۔ ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کسی کو یہ مجال نہیں کہ وہ اس کے فضل کو روک سکے۔ کیا وہ سورج کی روشنی کو اپنے مکروں سے چھپا سکتے ہیں؟ کیا وہ ایک موسلا دھار بارش کو اپنی کوششوں سے، اپنے مکروں سے روک سکتے ہیں؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 13/جون 2008ء میں پاکستان اور انڈونیشیا میں جماعت کی مخالفت میں شدت اور مُلّاؤں اور سیاستدانوں کی ملی بھگت سے معصوم اور امن پسند احمدیوں پر ہونے والی زیادتیوں اور مظالم کا ذکر کرتے ہوئے جہاں احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ ''وہ صبر اور حوصلے اور دعا سے کام لیں''۔ وہاں معاندین کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ: ''گزشتہ 120 سال سے انہوں نے اپنی ہر طرح کی مخالفت کر کے دیکھ لی ہے۔ بے شک ہمیں عارضی تکلیفیں تو برداشت کرنی پڑیں لیکن ان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوئیں کہ جماعت کو ختم کر دیں۔ ایک آمر نے اعلان کیا کہ میں ان کے ہاتھ میں کشکول پکڑاؤں گا۔ تو خود اس کا جو انجام ہوا وہ ظاہر و باہر ہے۔ .... دوسرے نے جب جماعت کو کچلنا چاہا ہر لحاظ سے معذور کرنا چاہا۔ تو اس کا انجام بھی ہم نے دیکھ لیا اور جماعت کے لئے ترقی کی نئی سے نئی راہیں کھلتی چلی گئیں''۔

حضور نے فرمایا کہ: ''یہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ڈرنے والی قوم ہیں یا اپنے ایمانوں کا سودا کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو اس ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن خدا کے ماننے والے ہیں جو اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور جب دشمنوں کو پکڑتا ہے تو ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ یہی ہم دیکھتے آئے ہیں۔ پس صبر اور حوصلے سے سب احمدی کام لیں''۔

اسی طرح انڈونیشیا میں احمدیوں پر تبلیغ کرنے کی پابندی لگائی گئی ہے اور احمدیوں کو مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس حوالہ سے بھی حضور انور نے فرمایا کہ: ''پاکستان میں جو پابندیاں لگیں یا قانون پاس ہوئے اس سے کون سا انہوں نے جماعت کو پھیلنے سے روک دیا۔ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر جماعت پر ہوئی اور انڈونیشیا میں بھی جو پابندیاں حکومت نے لگائی ہیں پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس دعاؤں پر زور دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت دور نہیں کہ ان کے مکر ان پر ہی الٹ کر پڑیں گے۔ بہرحال تمام دنیا کے احمدی اپنے انڈونیشین اور پاکستانی بھائیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کی مشکلات دور فرمائے''۔

پس آیئے ہم سب اپنے امام کے تابع اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچائیں اور احکم الحاکمین خدا سے حق و باطل میں کھلا کھلا فیصلہ کرنے والے اس کی قدرت اور رحمت اور نصرت اور حفاظت کے عظیم نشان مانگیں۔

(نصیر احمد قمر)

ایک دردمندانہ التماس

غیر مبائعین سے

خبر کیونکر نہیں دیتی گزشتہ اک صدی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

کمی اُس آسمانی بادشاہت کی نیابت کی
قرونِ اوّلیں سے جوڑنے والی علامت کی
خدا کی دائمی نصرت کی اور اُس کی حفاظت کی
نرالی شان والی باعمل دینی قیادت کی

خبر کیونکر نہیں دیتی گزشتہ اک صدی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

سفر کی ابتدا کر کے جو تُم نے کارواں چھوڑا
گئی سب قوّتِ پرواز جونہی آشیاں چھوڑا
بڑی ہی تیرہ بختی ہے جو تم نے قادیاں چھوڑا
چمن چھوڑا، امیر المومنیں کا آستاں چھوڑا

نہیں ہے زیب دیتی دوستو یہ کج روی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

اُترتی ہے سکینت آسماں سے اس جماعت پر
ہر ایک رنگ و نسل کا احمدی شاہد صداقت پر
خدا سایہ فگن ہے مستقل سچّی خلافت پر
یہی خورشیدِ کامل ہے جہانِ احمدیت پر

نظر آئے یہ مہدی کا نشانِ دائمی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

بجھانے پیاس آجاؤ خوشی سے تم زمانوں کی
اَنا کو مارنے والوں کو کیا حاجت بہانوں کی
دیارِ حسن و احساں میں کمی کب ہے دوانوں کی
چلے آؤ کہ تم کو ہے ضرورت دو جہانوں کی

بچانا چاہتے ہیں بالخلافت احمدی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

محمدؐ کی غلامی میں خلافت کو ملی توقیر
وہی ہیں رُو بہ منزل جو ہوئے ہیں اس سے دامنگیر
رواں ہے تیغ جس کے حُسن کی اور پیار کی شمشیر
اسی کے ہاتھ میں تھامی گئی ہے وقت کی تقدیر

نشانِ صدق ہے ملنا یہ قدرت دوسری تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

سُبک رفتار اُمّت کے اُسی جانب قدم ہوں گے
اطاعت کی قبا پہنے سبھی جب محترم ہوں گے
اُسی پرچم کے آگے سرنگوں سارے علَم ہوں گے
ندی، نالے، سبھی دریا سمندر ہی میں ضم ہوں گے

بلاتی ہے مہ و انجم کی یہ محفل سجی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

کرو سرسبز شاخِ دل شجر سے منسلک ہو کر
ملیں گے جادہ و منزل سفر سے منسلک ہو کر
مٹا دو ظلمتِ شب کو سحر سے منسلک ہو کر
بچا لو نسلیں اپنی ایک در سے منسلک ہو کر

گزرتا جا رہا ہے وقت، کہتی ہے گھڑی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

بچشم نم تمہیں کہتے ہیں اب بھی لوٹ کر آؤ
صبح کو بھول کر نکلے تو قبل از شام گھر آؤ
کشادہ دل، کھلی باہیں ہی پاؤ گے اِدھر آؤ
جھکا کر سر اطاعت سے کئے آنکھوں کو تر آؤ

سکوت شام سے پہلے خیال آئے کبھی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

پڑھو پھر الوصیت کہ ملے اب آگہی تم کو
سپہ سالار نے بھی بارہا آواز دی تم کو
خبر کیونکر نہیں دیتی گزشتہ اک صدی تم کو
یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہوئی تم کو

کمی اُس آسمانی بادشاہت کی نیابت کی
قرونِ اوّلیں سے جوڑنے والی علامت کی
نرالی شان والی باعمل دینی قیادت کی
خدا کی دائمی نصرت کی اور اُس کی حفاظت کی

(فاروق محمود۔ لندن)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ نارتھ امریکہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکہ اور کینیڈا کے جلسہ ہائے سالانہ اور ان ممالک میں صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے بعض دیگر تقریبات میں اپنی بابرکت شمولیت کا شرف بخشنے کے لئے ان دنوں امریکہ اور کینیڈا کے للّٰہی سفر پر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 13/جون 2008ء میں احباب جماعت کو خاص طور پر اس سفر کے لئے دعاؤں کی تحریک کی اور فرمایا:

''امریکہ کا تو میرا پہلا سفر ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر طرح اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتے ہوئے بہتر فرمائے اور یہ سفر جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ ان تمام مقاصد کا حصول آسان فرمائے جن کے لئے یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں کے احمدیوں میں ترقی کرنے کی ایک نئی روح پیدا فرمائے اور ساری دنیا کے احمدیوں میں یہ نئی روح پیدا فرمائے اور اس صدی میں جب ہم نئے عہد باندھ رہے ہیں اور جلسے کر رہے ہیں اور پروگرام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک میں نئی روح پھونک دے۔ اللہ تعالیٰ سفر میں راستے کی جو بھی کوئی مشکل ہے اس کو بھی آسان فرمائے''۔

ہمیں امید ہے کہ احباب حضور انور کی اس تحریک کے مطابق خاص طور پر دعاؤں کی توفیق پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کے ہر سفر کی طرح اس سفر کو بھی ہر جہت سے بہت ہی کامیاب و کامران اور بابرکت فرمائے اور احمدیت کا قافلہ شاہراہ ترقی پر آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین

حفاظت قرآن مجید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ دلائل کی روشنی میں

طارق حیات۔ مربی سلسلہ ربوہ

ابتدا سے سنت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کو ہدایت اور رشد پانے کے ضروری سامانوں سے کبھی بھی محروم نہیں رکھا ہے۔ تخلیق آدم سے لے کر انسانیت کے اس دور کے بارہ میں ہمیں قرآن کریم بتاتا ہے کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (سورہ فاطر: 25) ترجمہ: ''اور کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے''۔

اب ان انبیاء نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق خدائی مدد اور ہدایت سے اصلاح کی کوششیں کیں اور کامیابیاں بھی پائیں۔ اور رفتہ رفتہ ان انبیاء کے دائرہ اصلاح میں وسعت آتی گئی۔ پھر اجتماعیت کی جانب سفر اپنے اس مقام پر جا پہنچا کہ ساری دنیا کو ایک نبی مخاطب کرے اور اس بارِ عظیم کو اٹھانے اور اس رفیع الشان ذمہ داری کو نبھانے کے لئے قرعہ حضرت اقدس محمد ﷺ کے نام نکلا اور آپؐ کو اس مقصد کے لئے قرآن جیسی عظیم کتاب دی گئی۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت کی آخری کتاب ہے جو کہ قیامت تک کے لئے تمام انسانیت کے واسطے مکمل ضابطہ حیات اور ذریعہ فلاح و نجات ہے۔

اس قدر اہمیت کی حامل کتاب کی حفاظت کے موضوع پر چند سطور ان دلائل کی روشنی میں تحریر ہیں جو دنیا کے سامنے اس زمانہ کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رکھے۔ سب سے پہلے قرآن کریم کے ہی ان دعاوی کا پتہ ہونا ضروری ہے جو اس بابت اس کتاب میں درج ہیں۔ اس مُنَزَّل مِنَ اللّٰہ کتاب میں خدائے قادر تاکید سے بھرے ہوئے الفاظ میں فرماتا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: 10) ترجمہ: یقیناً ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

گزشتہ کتب میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک کتاب کا ایک خاص دورِ اصلاح ہوا کرتا تھا اور وہ کتب اس خاص زمانے کی ضرورتوں اور پیش آمدہ مسائل کو ہی مخاطب کیا کرتی تھیں اور ان مسائل کا حل بتایا کرتی تھیں اور ایک مخصوص مدت گزرنے کے بعد خدائے قادر کی حکمتِ بالغہ کے تحت ان کتب کا اثر اور ان میں مذکور مسائل کا حل زمانے کے مسائل کی تعداد اور شدت سے پیچھے رہ جاتا تھا اور نئی کتاب کا دور شروع ہو جاتا تھا۔ اب قرآن قیامت تک کے لئے بطور قانون اور ضابطہ حیات ہے۔ اس محولہ بالا حفاظتِ قرآن کے وعدہ کے اختتام کی آخری مدت خدا نے مقرر نہیں فرمائی۔ نیز یہ فخر صرف اور صرف قرآن کو ہی حاصل ہے کہ اس کی حفاظت کا وعدہ خود خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کیونکہ ہم قرآن میں دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تورات کی حفاظت کا فریضہ ربّانی لوگوں اور احبار کے ذمہ تھا۔

(دیکھو سورۃ المائدہ: آیت 45)

مطالعہ قرآن کے دوران ہم محولہ بالا حفاظتِ قرآنی کے وعدہ کے علاوہ بھی اس کتاب کے اندر ہی اس کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات کا متعدد جگہ اور مختلف طریقوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (القیامۃ: 18) ترجمہ: یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔

اس قرآن کو جو خدا کی طرف سے نام دیئے گئے ان میں الکتاب اور قرآن بھی ہیں۔ یہ دونوں نام اس کی تاقیامت زبانی اور کتابی شکل میں حفاظت کا پتہ دیتے ہیں۔ اور ان ناموں کے معانی کے اندر اس کی حفاظت کی پیش گوئی موجود ہے۔ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینۃ: 4) کہہ کر اس کی تعلیمات کے دائمی ہونے کا پتہ دیا۔ پھر فرمایا کہ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (البروج: 23) یہ کتاب لوحِ محفوظ میں ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم میں متعدد جگہ آنحضور ﷺ کو مخاطب کر کے حفاظتِ قرآن کی ذمہ داری اپنے ذمہ لینے اور آپ ﷺ کو اس کی حفاظت کے لئے غیر معمولی کوشش اور جدوجہد سے روکا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ العنکبوت 47 تا 50 اور سورہ قیامۃ کی بعض آیات، وغیرہ وغیرہ۔

حفاظتِ قرآن کے لئے جو الٰہی انتظامات آغاز سے ہی جاری ہوئے ان کا ذکر کرنے سے قبل خاکسار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ عربی عبارت پیش کرنا چاہتا ہے کہ جس میں نہایت اختصار کے ساتھ آپؑ نے جمع و تدوینِ قرآن کی تاریخ درج فرما دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''ومع ذلک لاشک ان القرآن وحی متلو و کله متواتر قطعی حتی النقاط والحروف، وأنزله اللّٰه باهتمام شدید کامل بحراسة الملائکة۔ ثم ماترک النبی صلی الله علیه وسلم دقیقة من الاهتمامات فی امره وداوم علی ان یُکتب أمام عینه آیة آیة کما کان ینزل حتی جمع کله ورتب الآیات وجمعها بنفسه النفیسة وکان یداوم علی قرائته فی الصلوة وغیرها حتی ارتحل من دار الدنیا ولحق بالرفیق الاعلی ولاقی محبوبه رب العالمین۔ ثم بعد ذلک قام الخلیفة الاول ابوبکر الصدیق رضی الله عنه لتعهد جمیع سوره بترتیب سمع من النبی صلی الله علیه وسلم ثم بعد الصدیق الاکبر وفق الله الخلیفة الثالث فجمع القرآن علی قراءة واحدة بحسب لغة قریش واشاعه فی البلاد، ومع ذلک کان الصحابة کلهم یقرؤن القرآن کالحفاظ وکان کثیر منه فی صدور المؤمنین وکانوا یقرؤنه فی الصلوة وخارجها بل کان بعضهم حافظ القرآن کله وکانوا یتلونه فی آناء اللیل والنهار وکانوا علی تلاوته مداومین۔''

(حمامة البشریٰ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 216-217)

ترجمہ: ''اور ساتھ ساتھ اس بات میں کچھ بھی شک نہیں ہے کہ قرآن کریم وحی متلو ہے اور یہ سارا کا سارا ایک تواتر کے نیچے اور قطعی ہے یہاں تک کہ اس کے نقاط اور حروف بھی قطعی ہیں۔ اور اللہ نے اس کو ملائکہ کی شدید حفاظت اور نگرانی میں اتارا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کی بابت ضروری اہتمام کرنے میں کچھ بھی کسر نہ اٹھا رکھی۔ آپ ﷺ نے مستقل یہ طریق رکھا کہ جیسے ہی کوئی آیات نازل ہوتیں تو فوراً اس وحی کی ایک ایک آیت اپنی آنکھوں کے سامنے لکھواتے یہاں تک کے آپ نے سارا قرآن جمع کر لیا اور آیات کی ترتیب بھی مکمل کر لی اور آپ ﷺ نے خود بنفس نفیس اس کو جمع کیا۔ آپ ﷺ کا یہ مستقل طریق تھا کہ آپ ﷺ اس کی آیات کی نماز میں، اور اس کے علاوہ بھی تلاوت فرمایا کرتے تھے آپ ﷺ کا یہ طرزِ عمل آپ کے صدمہ وفات تک جاری رہا جب آپ ﷺ اس دنیا کے گھر کو چھوڑ کر اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس چلے گئے اور اپنے محبوب رب العالمین سے جا ملے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سورتوں کی ترتیب کو مزید پختہ کیا اس ترتیب کے مطابق جو انہوں نے آنحضور ﷺ سے یاد کی ہوئی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) خلیفہ ثالث کو خدا نے توفیق بخشی اور انہوں نے قرآن کو قرأتِ واحدہ پر جمع کیا اور سب کو قریش کی لغت پر جمع کیا اور اس کی اشاعت سارے بلاد میں کی۔ اور ان انتظامات کے ساتھ ساتھ یہ بھی اہتمام تھا کہ سارے کے سارے صحابہ حفاظ کی طرح قرآن پڑھا کرتے تھے اور اس قرآن کا بہت بڑا حصہ تو مومنوں کے سینوں میں محفوظ تھا اور وہ اس قرآن کو نماز اور خارج نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ ان میں سے بعض تو پورے قرآن کے بھی حافظ تھے اور وہ اس قرآن کی تلاوت دن اور رات کی مختلف گھڑیوں میں کرتے رہتے تھے اور وہ اس کی تلاوت پر مداومت اختیار کرنے والے تھے۔''

حفاظتِ قرآن کے لئے خدا تعالیٰ نے جو انتظامات فرمائے اس کا مختصر خاکہ کچھ اس طرح پر ہے کہ جو بھی آیات نازل ہوتی تھیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کاتب صحابہ کو بلا کر ان آیات کو ضبط تحریر میں لے آتے تھے اور یہ ساری کارروائی آپ ﷺ کی آنکھوں کے سامنے ہوتی تھی اور آپ ﷺ اس کے لئے خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ لکھوانے کے بعد اس نازل شدہ حصہ کو سنا بھی کرتے تھے۔ آپ ﷺ نہ صرف خود لکھواتے تھے بلکہ خدائی تفہیم کے مطابق ان کی ترتیب بھی خود مقرر فرماتے جاتے تھے۔ اس بات کا تفصیلی نقشہ مستند کتبِ احادیث میں موجود ہے بطور نمونہ ایک روایت درج ہے۔

''عن ابن عباس قال قال عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنهما کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا نزل علیه شیء، دعا بعض من کان یکتب فیقول ضعوا هؤلاء الآیات فی سورة التی یذکر فیها کذا و کذا فاذا نزلت علیه الایة فیقول ضعوا هذه الایة فی سورة التی یذکر فیها کذا و کذا''۔

(ترمذی کتاب التفسیر القرآن باب ومن سورۃ التوبۃ حدیث نمبر 3086۔ مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 197 حدیث نمبر 399)

''یعنی حضرت ابن عباسؓ جو کہ آنحضور ﷺ کے چچازاد بھائی تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ، خلیفہ ثالث (جو کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں کاتبِ وحی رہ چکے تھے) فرمایا کرتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی آیات اکٹھی نازل ہوتی تھیں تو آپ اپنے کاتبین وحی میں سے کسی کو بلا کر ارشاد فرماتے تھے کہ ان آیات کو فلاں سورۃ میں فلاں جگہ لکھو اور اگر ایک ہی آیت اترتی تھی تو پھر بھی اسی طرح کسی کاتب وحی کو بلا کر اور جگہ بتا کر اسے تحریر کروا دیتے تھے۔''

کتابتِ وحی کی اس مقدس اور انتہائی اہم ڈیوٹی انجام دینے کی سعادت حاصل کرنے والے اصحاب کے اسماء اور ان کی پاکیزہ ذاتی زندگیوں کے واقعات کتبِ تاریخ کا حصہ ہیں۔

دوسرا بڑا ذریعہ خدا نے حفاظتِ قرآن کے لئے یہ قائم فرمایا کہ مسلمانوں کے اندر اس کتاب کو حفظ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک تو خدا نے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں اس کتاب کو حفظ کرنے کا شوق پیدا کر دیا اور دوسرا اس کی عبارت اس قدر خوبصورت، سلیس اور نظم و نثر کے درمیان ہے کہ جو حفظ کرنے کے لئے بہت آسان ہے۔ ہر مسلمان کو نماز کے اندر پڑھنے کے لئے قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ زبانی یاد کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر رکعت کے اندر سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد چند آیات کی تلاوت کرنا فرض ہے۔ اس وجہ سے آنحضور ﷺ کے زمانہ میں کئی حافظ پیدا ہو گئے۔ نماز کے اندر اور اس کے علاوہ بھی تلاوت کرنا صحابہ اور دیگر مسلمان باعثِ ثواب خیال کر کے اکثر تلاوت کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ حفظ قرآن پر ترغیب دینے والی ایک بات آنحضور ﷺ کے وہ ارشادات بھی ہیں جن کے اندر آپؐ نے ان فضیلتوں اور ثواب کا ذکر فرمایا ہے جو کہ حافظِ قرآن کے لئے خاص ہیں۔

پھر آنحضورؐ نے اپنی زندگی میں ہی درست حفظ اور درست تلاوت میں مدد دینے کے لئے استاد مقرر فرما دیئے۔ اور آپ ان اساتذہ کی کوششوں کے ثمرات کی نگرانی بھی فرماتے تھے۔ ان تمام کوششوں کے نتیجہ میں جو حافظ پیدا ہوئے ان کی تعداد ہزاروں تھی۔ اس کا ایک اندازہ ان حافظوں کی تعداد سے لگایا جا سکتا ہے جو آنحضور ﷺ کی زندگی میں 6 ہجری کو بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کی تعداد 70 بتائی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ کی وفات کے فوراً بعد مسیلمہ کے خلاف حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں خالد بن ولیدؓ کے ماتحت جنگ ہوئی۔ اس ایک لشکر میں 3000 حافظ قرآن صحابہ شامل ہوئے جن میں سے 500 شہادت کے رتبہ تک پہنچے پھر وقت کے ساتھ ساتھ اس قرآن کے لاکھوں حافظ پیدا ہو گئے۔

قرآن کریم کا عرصہِ نزول تئیس سال پر محیط ہے اس طرح آپ ﷺ کی نبوت کے ایام کم و بیش سات ہزار نو سو ستر (7970) بنتے ہیں اور قرآنی آیات کی تعداد چھ ہزار دو صد چھتیس (6236) ہے اور قرآن کے الفاظ کی تعداد ستتر ہزار نو سو چونتیس (77943) بتائی گئی ہے۔ اور قرآنی حروف کی مجموعی تعداد، الاتقان فی علوم القرآن از علامہ سیوطی میں حضرت ابن عباس کے بیان کے مطابق تین لاکھ تئیس ہزار چھ سو اکہتر

(323671) ہے۔

(الاتقان فی علوم القرآن ،تصنیف :علامہ جلال الدین سیوطیؒ جلد1صفحہ179)

اور اگر آیات اور الفاظ کی مجموعی تعداد اور اس طویل عرصہ کا حساب لگایا جائے تو فی یوم نزول قرآن کی اوسط صرف نو الفاظ بنتی ہے۔ اور فی یوم آیات کی اوسط ایک آیت بھی نہیں بنتی ہے۔ کبھی لمبی سورتیں بھی نازل ہوتیں اور کبھی قرآنی وحی کے نزول میں وقفہ بھی پڑ جاتا تھا۔ آغاز نبوت میں نزول آیات کم تھا اور آخری ایام حیات میں آپ ﷺ پر پے در پے سورتوں کا نزول ہوا۔ مگر ہماری دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قدر مختصر حصہ کو ساتھ ساتھ محفوظ اور یاد کر لینا کچھ بھی مشکل کام نہ تھا جبکہ آیات میں مذکور اکثر واقعات کا ظہور بھی ساتھ مشاہدہ کیا جا رہا ہو۔

اور پھر قرآن کی ہزار ہا تفاسیر اور اس کی درست تلاوت میں مدد دینے کیلئے ہزار ہا استاد سارے عالم اسلام میں پھیل گئے۔ سارے عالم اسلام کی مساجد میں نمازوں کے اندر قرآن کی با آواز بلند تلاوت ہونے لگی۔ نماز اور اس کے علاوہ تلاوت، روزانہ صبح کی تلاوت تو مسلمانوں کا معمول ہے اور اس کی ترغیب تو خود قرآن نے دی ہے اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حفاظ کی کثرت اور مسلمانوں میں تلاوت قرآن کی طرف بے پناہ توجہ کا نقشہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک مخالف کے سامنے پیش کیا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''مسلمان جس پاک اور کامل کتاب پر ایمان لائے ہیں کس قدر اس مقدس کتاب کو انہوں نے اپنے ضبط میں کر لیا ہے۔ عموماً تمام مسلمان ایک حصہ کثیر قرآن شریف کا حفظ رکھتے ہیں جس کو پنج وقت مساجد میں نماز کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ ابھی بچہ پانچ یا چھ برس کا ہوا جو قرآن شریف اس کے آگے رکھا گیا۔ لاکھوں آدمی ایسے پاؤ گے جن کو سارا قرآن شریف اول سے آخر تک حفظ ہے اگر ایک حرف بھی کسی جگہ سے پوچھو تو اگلی پچھلی عبارتیں سب پڑھ کر سنادیں اور مردوں پر کیا موقوف ہے ہزاروں عورتیں سارا قرآن حفظ رکھتی ہیں۔ کسی شہر میں جا کر مساجد و مدارس اسلامیہ میں دیکھو صدہا لڑکوں اور لڑکیوں کو پاؤ گے کہ قرآن شریف آگے رکھے ہیں اور باترجمہ پڑھ رہے ہیں یا حفظ کر رہے ہیں۔''

(شحنۂ حق روحانی خزائن جلد دوم صفحہ نمبر331تا332)

قرآن کے جو نسخے سارے عالم میں پھیلے اور ان کی تعداد بلامبالغہ کروڑوں میں ہے۔ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب بھی قرآن ہی ہے۔ آج کے اس جدید پریس کے زمانہ میں قرآن کے نسخے بلامبالغہ لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں اور ان کی چھپائی میں اغلاط اور ہر طرح کے سقم سے بچنے کے لئے زر کثیر خرچ کر کے اس کی اعلیٰ حفاظت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور مسلمان ممالک میں پورے پورے محکمے اس ڈیوٹی کو سرانجام دیتے ہیں۔ نیز گزشتہ وقتوں میں مسلمانوں کی اس طرف بے پناہ توجہ کا اندازہ ہمیں ان قلمی نسخوں سے بھی ہوتا ہے جو آج کل لائبریریوں کی زینت ہیں۔ اور مسلمانوں میں اس کی کتابت کا اس قدر رواج تھا کہ اعوام کیا بڑے بڑے بادشاہ بھی اس کی کتابت نہایت محبت اور جانفشانی سے کیا کرتے تھے۔

قرآن کی حفاظت پر ایک گواہ وہ تبلیغ قرآن ہے جو انتہائی قلیل عرصہ میں بڑے خطہ زمین پر پھیل گئی۔ دیگر مخالف اقوام کو اس کی تعلیمات کا بخوبی علم ہو گیا۔ جن تک اس کی تعلیم پہنچی وہ لاکھوں کروڑوں تھے اور ان کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ قرآن کی تبلیغ و اشاعت مشرکین کے سامنے ہوئی۔ یہود و نصاریٰ، مجوسی ارد گرد تھے اور اس قرآن کے اندر ان کے عقائد کا ذکر ہے اگر ایک بات بھی ان کی طرف ایسی منسوب کی جاتی جو ان میں موجود نہ تھی تو فوراً بول اٹھتے مثلاً شق القمر پر مشرکین مکہ کا اعتراف و اعتراض قرآن میں منقول ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو آیت آیت اس کی بروقت نزول ہزاروں مسلمانوں اور منکروں کو سنائی جاتی تھی اور اسی کی تبلیغ ہوتی تھی اور صدہا اس کے حافظ تھے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز میں اس کو پڑھتے تھے۔ پس جس حالت میں صریح قرآن شریف میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافروں نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ۔ وَاِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَیَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ (القمر:2-3) اس صورت میں اس وقت کے منکرین پر لازم تھا کہ آنحضرت ﷺ کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اس کو ہم نے دیکھا۔ لیکن جس حالت میں بعد مشہور و شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے دم بھی نہ مارا تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا تھا تب ہی تو ان کو چون و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہی غرض یہ بات بہت صاف اور ایک راست طبع محقق کے لئے بہت فائدہ مند ہے کہ قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کوئی جھوٹا معجزہ بحوالہ اپنے مخالفوں کی گواہی کے لکھ نہیں سکتے تھے اور اگر کچھ جھوٹ لکھتے تو ان کے مخالف ہمعصر اور ہم شہر اس زمانہ کے اسے کب پیش جانے دیتے۔ علاوہ اس کے سوچنا چاہئے کہ وہ مسلمان لوگ جن کو یہ آیت سنائی گئی اور سنائی جاتی تھی وہ بھی تو ہزاروں آدمی تھے اور ہر یک شخص اپنے دل سے یہ محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پیر یا مرشد یا پیغمبر سے کوئی امر محض دروغ اور افتراء ظہور میں آوے تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر میں برا معلوم ہونے لگتا ہے، اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ معجزہ ظہور میں نہیں آیا تھا اور افترا محض تھا تو چاہئے تھا کہ ہزار ہا مسلمان جو آنحضرتؐ پر ایمان لائے تھے ایسے کذب صریح کو دیکھ کر یکلخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے۔''

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد2 صفحہ62-63 مطبوعہ لندن)

اس کے علاوہ قرآنی بیان اپنوں کے سامنے بھی تھا۔ مسلمانوں کے اندر ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صرف تیس سال بعد دو بڑے مکاتب فکر بن گئے جو آپس میں شدید معارض اور مخالف تھے۔ اب اگر ایک فرقہ بھی قرآن میں کچھ زائد داخل کرتا یا قرآنی بیان کو بدلتا تو فوراً دوسرا فریق اس پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر سکتا تھا مگر اس قدر مفصل تاریخ کے اندر ہمیں ایک بھی ایسی کوشش نظر نہیں آتی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''کیونکہ جو فاضل قسیس اور باخبر انگریز ہیں وہ لوگ بباعث اپنے عام اور وسیع واقفیت کے خوب جانتے ہیں کہ جس طور اور التزام سے قرآن شریف نے اشاعت پائی ہے اور جس تشدد سے مخالفوں اور موافقوں کی نگرانی اس کی آیت آیت پر رہی ہے اور جس سرعت اور جلدی سے اس کے ہر یک مضمون کی تبلیغ لاکھوں آدمیوں کو ہوتی رہی ہے اور جس قلیل عرصہ میں جو بعد زمانہ نبوی تیس برس سے بھی کم تھا وہ دنیا کے اکثر حصوں میں شہرت پا گیا ہے وہ ایسا طور اور طریق چاروں طرف سے محفوظ ہے کہ اس میں یہ گنجائش ہی نہیں کہ کوئی جھوٹا معجزہ یا کوئی جھوٹی پیش گوئی افترا کر کے قرآن شریف میں درج ہو سکتی جس کے افتراء پر عیسائیوں، یہودیوں، عربوں، مجوسیوں میں سے کسی کو بھی اطلاع نہ ہوتی''۔ (سرمہ چشم آریہ ،روحانی خزائن جلد دوم صفحہ نمبر81، مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک مخالف کے اس اعتراض کے جواب میں کہ قرآن میں لکھی بات تاریخی شہادت نہیں ہے، ایک زبردست چیلنج دیا۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''آپ فرماتے ہیں کہ قرآن میں لکھا جانا تاریخی ثبوت نہیں تو پھر آپ ہی فرماویں کہ جس حالت میں ایسی کتاب کی تحریر تاریخی ثبوت نہیں ہو سکتی جو اپنے زمانہ کا ایک شہرت یافتہ واقعہ مخالفوں کی گواہی کے حوالہ سے بتلاتی ہے اور کتاب بھی ایک ایسے شخص کی کتاب ہے جو تمام دنیا میں عزت اور مرتبت کے ساتھ مشہور ہے تو پھر تاریخی ثبوت کسے کہتے ہیں۔ کیا تاریخوں کے تمام مجموعہ میں اس سے عمدہ تر کوئی ثبوت مل سکتا ہے کہ کوئی واقعہ ہم ایسی کتاب میں لکھا ہوا پاویں جو اسی زمانہ کا واقعہ ہو جس زمانہ کی وہ کتاب ہے اور اسی مصنف نے اس کو لکھا ہو جس نے اس کو دیکھا ہو اور وہ مؤلف کتاب بھی اپنی شہرت اور عزت میں سرآمد روزگار ہو۔ اور پھر باوجود ان سب باتوں کے مصنف نے مخالفوں کو بطور گواہ واقعہ قرار دیا ہو۔ اور پھر وہ کتاب بھی ایسی محفوظ چلی آتی ہو کہ اسی زمانہ میں اکثر حصہ دنیا میں شہرت پا گئی ہو اور ہزار ہا حافظ اس کی ابتدا سے ہوتے آئے ہوں یہانتک کہ لاکھوں حافظوں تک نوبت پہنچ گئی ہو اور اسی زمانہ کے اس کے قلمی نسخے اور بعض تفسیریں بھی موجود ہوں اور بے شمار بندگان خدا ابتدا سے اس کو اپنی پنجگانہ نمازوں میں پڑھتے اور تلاوت کرتے اور نیز پڑھاتے چلے آئے ہوں اگر کوئی تاریخی کتاب ان سب صفتوں کی جامع دنیا بھر میں بجز قرآن شریف کے آپ کی نظر میں گزری ہے تو آپ اس کو پیش کریں۔ اور اگر پیش نہ کر سکیں تو آپ کی سزا یہی درد خجالت اور انفعال کافی ہے جو لاجواب رہنے کی حالت میں آپ کے عائد حال ہوگی۔'' (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد2 صفحہ80۔مطبوعہ لندن)

قرآن کی عظیم الشان حفاظت الٰہی پر ایک نشانی عربی زبان بھی ہے۔ قرآن کریم کی زبان کو بھی اللہ نے محفوظ رکھا ورنہ اس وقت گزشتہ الہامی کتب کی زبانیں اسی طرح محفوظ اور رائج الوقت اور عام نہیں ہیں۔ خدا نے نہ صرف اس زبان کو محفوظ رکھا بلکہ ترقی پر ترقی دی اور اس کا دائرہ اور بولنے والوں میں وسعت پر وسعت بخشی۔ ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ نزول قرآن کے بعد علمی عربی زبان میں تبدیلی بند ہو گئی۔ انگریزی زبان میں تو صرف تین چار سو سال گزرنے پر ہی چاسر (Chauser) اور شیکسپیئر (Shakespeare) کی کتابیں سمجھنے کے لئے زبان کی تشریح کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ مگر قرآن کی زبان سمجھنے کے لئے گزشتہ لغات کی ضرورت نہیں بلکہ جو شخص آج بھی علمی عربی پڑھتا ہے تو وہ قرآن کی عربی با آسانی سمجھ سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس موضوع پر فرماتے ہیں کہ:

''اس وعدہ کے ایک حصے کو پورا کرنے کے لئے یعنی قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو سامان کئے ہیں ان کا مطالعہ انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ جب تک قرآن کریم نازل نہ ہوا تھا، نہ عربی زبان مدون ہوئی تھی، نہ اس کے قواعد مرتب ہوئے تھے نہ لغت تھی نہ محاورات کا احاطہ کیا گیا تھا۔ مگر قرآن کریم کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں کے دلوں میں القاء کر کے ان سب علوم کو مدون کروایا اور صرف قرآن کریم ہی کی حفاظت کے خیال سے علم صرف ونحو اور علم معانی و بیان اور علم تجوید و علم لغت اور علم محاورہ زبان اور علم تاریخ اور علم قواعد، تدوین تاریخ اور علم فقہ وغیرہ علوم کی بنیاد پڑی اور ان علوم نے اسی قدر زیادہ ترقی حاصل کی جس قدر کہ ان علوم کی حفاظت کا قرآن کریم سے تعلق تھا۔ چنانچہ ظاہری علوم میں سے صرف ونحو اور لغت کا تعلق حفاظت قرآن کے ساتھ سب سے زیادہ ہے اور ان علوم کو اس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے کہ یورپ کے لوگ اس زمانے میں بھی عربی صرف ونحو اور لغت کو سب زبانوں کی صرف ونحو اور لغت سے اعلیٰ اور زیادہ مدون خیال کرتے ہیں۔''

(دعوۃ الامیر، انوار العلوم جلد7 صفحہ380 سطر الف تاص 383 سطر13)

کہتے ہیں کہ اَلۡفَضۡلُ مَاشَهِدَتۡ بِهِ الۡاَعۡدَاءُ اس اصول کے مطابق حفاظت قرآن کے بابت مستشرقین کا اعتراف درج کرنا بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ان فاضل اہل مغرب میں سے اکثر نے اپنی عمریں اس طرح پر خرچ کردیں کہ اس پاک اور حسین تعلیم میں خامیاں اور نقائص نکال سکیں مگر خدا نے ان کو ہر دَور میں ناکام رکھا۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک مخالف کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:

''آپ کو خبر نہیں کہ دنیا میں جس قدر بڑے بڑے مخالف باعلم عیسائی، یہودی، مجوسی وغیرہ ہیں وہ قرآنی شہادتوں سے یعنی ان واقعات سے جو قرآن شریف نے اپنے زمانہ کے متعلق لکھے ہیں انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں تعصب کی راہ سے بعض آیات کے معنے اور طور پر کر لیتے ہیں۔'' (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد2 صفحہ80-81، مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعودؑ نے عظمت قرآن کے منکر ایک آریہ کو مخاطب کر کے یہ گواہیاں بطور نمونہ درج

باقی صفحہ نمبر9پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اس سال کے یوم خلافت کی ایک خاص اہمیت تھی۔
یہ ایسا یوم خلافت تھا جو عموماً ایک انسان کی زندگی میں ایک دفعہ ہی آتا ہے۔

یہ ایک منفرد اور روحانی تجربہ تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کا ایک عظیم اظہار تھا جسے اپنوں نے بھی دیکھا اور محسوس کیا اور غیروں نے بھی دیکھا۔

یہ 27 مئی کا دن جس میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوئے اپنوں اور غیروں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشان دکھا گیا۔ خدا کرے کہ حقیقت میں ایک انقلاب اس تقریب سے دنیائے احمدیت پر آیا ہو اور وہ قائم بھی رہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اپنے دلوں کی پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ قائم رکھنے والے بنے رہیں۔

اس خلافت جوبلی کے جلسہ میں جس میں اپنوں اور غیروں نے وحدت کی ایک نئی شان دیکھی ہے یہ آج صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا خاصہ ہے۔ باقی سب انتشار کا شکار ہیں اور رہیں گے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر نہیں کریں گے۔

آج جب دنیا لہو ولعب میں مبتلا ہے اور کوئی ان کی رہنمائی کرنے والا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ایک واحد جماعت ہے جو خلافت کے جھنڈے تلے اپنی سمتیں درست کرتی رہتی ہے۔

ایم ٹی اے ان سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے۔ ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔

اگر خلافت نہ ہوتی تو جتنی چاہے نیک نیتی سے کوششیں ہوتیں، نہ کسی انجمن سے اور نہ کسی ادارے سے یہ چینل اس طرح چل سکتا تھا۔ جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ اس لئے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

خلافت جوبلی کی تقریب سے ہر احمدی میں جو تبدیلی پیدا ہوئی ہے یہ عارضی تبدیلی نہ ہو، عارضی جوش نہ ہو بلکہ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جگالی کرتے رہیں اور اس کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ مَیں نے عہد لیا تھا اسے ہمیشہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔

اٹلی میں جہاں عیسائیت کی خلافت ابھی تک قائم ہے اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر 27 مئی کو جماعت کو ایک قطعہ زمین عطا فرمایا ہے جہاں انشاء اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کے غلاموں کا ایک مرکز قائم ہوگا اور ایک مسجد بنے گی جہاں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان ہوگا، انشاء اللہ۔

پاکستان کے ناگفتہ بہ حالات کی بنا پر دعاؤں کی تحریک۔ مسلمان ملکوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مسیح محمدی کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 30 رمئی 2008ء بمطابق 30 رہجرت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اس ہفتے، چند دن پہلے، 27 مئی کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے یوم خلافت منایا۔ جیسا کہ مَیں اپنی تقریر میں بیان کر چکا ہوں اس سال کے یوم خلافت کی ایک خاص اہمیت تھی۔ یہ ایسا یوم خلافت تھا جو عموماً ایک انسان کی زندگی میں ایک دفعہ ہی آتا ہے۔ یا کسی کی بہت لمبی زندگی ہو تو اس کی شعور کی زندگی میں ایک دفعہ آتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص ہی کسی پر احسان ہو اور وہ صحیح طرح پورے شعور کی زندگی میں ہو اور لمبی عمر کے ساتھ اس کے اعضاء بھی اس قابل ہوں اور مضمحل نہ ہوئے ہوں۔ تو بہر حال یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں جماعت احمدیہ کی، نہ صرف یہ جو بہت سارے ایسے احمدی ہیں ان کو خلافت جوبلی دکھائی بلکہ جماعت احمدیہ کی 120 سالہ تقریباً زندگی ہے اس پر تسلسل کے ساتھ جماعت کی دو مختلف جوبلیاں دیکھنے کا موقع فراہم فرمایا۔ اور اس حوالے سے ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے حضور شکر اور احسان کے جذبات سے لبریز ہے۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد کی پہلی صدی 1989ء میں

آج سے اُنّیس (19) سال پہلے ہم نے منائی۔ اس سال ہم نے جیسا کہ ہم سارے جانتے ہیں خلافت احمدیہ کے حوالے سے، اس کے قیام کے حوالے سے، سوسالہ تقریب اظہارِ تشکر کے طور پر 27رمئی کو منائی اور دنیا کی مختلف جماعتوں میں منا رہے ہیں۔ اس وقت بہت سے بچے ایسے ہوں گے اور نئے آنے والے بھی جو 1989ء میں پیدا نہیں ہوئے، اس کے بعد پیدا ہوئے یا شعور کی زندگی نہیں تھی یا بعد میں جماعت میں شامل ہوئے۔ انہیں اس جوبلی کا تو پتہ نہیں لیکن یہ جوبلی جو ایسے لوگوں نے اپنے ہوش وحواس میں منائی یا دیکھی اس نے انہیں یقیناً ایک منفرد تجربہ سے گزارا ہوگا اور گزر رہے ہوں گے اور گزر رہے ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں ہر ایک نے اپنے پروگرام بھی کئے اور کر رہے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے مرکزی پروگرام میں بھی شامل ہوئے۔

مقامی جماعتوں کے پروگرام اپنے اپنے حالات کے مطابق شاید سارا سال چلتے رہیں۔ لیکن یہاں کا مرکزی پروگرام وہ تھا جب Excel سنٹر میں مرکزی جلسہ ہوا اور اس میں تقریباً 18-19 ہزار کی حاضری تھی اور دنیا کے مختلف ممالک کی نمائندگی بھی ہوگئی جس میں قادیان اور ربوہ، ان دونوں بستیوں کے جلسہ سننے والوں کے نظارے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں دکھائے گئے اس نے بھی لوگوں کے دلوں پر ایک خاص قسم کا اثر چھوڑا ہے۔ اس بارے میں مجھے احباب وخواتین کے جو دلی تاثرات ہیں ان کے خطوط اور فیکسز بھی آنے شروع ہوگئے ہیں۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص کیفیت میں اُس دن نہ صرف اُس ہال میں موجود میرے سامنے بیٹھنے والے لوگوں کو لے لیا تھا بلکہ دنیا کے ہر کونے میں جہاں بھی احمدی یہ جلسہ سن رہے تھے خواہ جماعتی انتظام کے تحت یا انفرادی طور پر اپنے گھروں میں یا اپنے خاندانوں میں جو بھی کارروائی سن رہے اور دیکھ رہے تھے جن کو بھی موقع مل رہا تھا سب اس خاص ماحول اور کیفیت سے حصہ لے رہے تھے۔ گویا خدا تعالیٰ نے تمام دنیا میں رہنے والے ہر ملک اور قوم کے احمدی کو ایک ایسے تجربے سے گزارا جو انہیں وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ یہ ایک منفرد اور روحانی تجربہ تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کا ایک عظیم اظہار تھا جسے اپنوں نے بھی دیکھا اور محسوس کیا اور غیروں نے بھی دیکھا۔

27 مئی کا یہ دن جس میں خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہوئے اپنوں اور غیروں کو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نشان دکھا گیا۔ وہاں بیٹھے ہوئے احمدی مرد اور خواتین اور بچے سب اس کیفیت میں تھے کہ جو بھی مجھے ملے اس نے یہی کہا کہ ہمارے ایمان اس تقریب نے تازہ کر دیئے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا باہر کی دنیا کے احمدیوں کا بھی یہی حال تھا۔ ہر جگہ سے بے انتہاء خلافت سے محبت اور عقیدت اور اپنے ایمان میں مضبوطی کا اظہار ہو رہا ہے۔ ایک صاحب نے لکھا کہ مجھے لگ رہا ہے کہ مَیں آج نئے سرے سے احمدی ہوا ہوں۔ کئی ایسے جو بعض شکوک میں مبتلا تھے گو انہوں نے بیعت تو کر لی تھی خلافت خامسہ کی لیکن ان کے دل اس بات پر راضی نہیں تھے انہوں نے لکھا کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور استغفار بھی کی اور آپ سے بھی عہد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریر کی برکت سے ہمارے دلوں کو صاف کیا ہے بلکہ کہنا چاہئے کہ دھو کر چمکا دیا ہے۔ اس کے بعد ہم اب خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے سچے دل سے تیار رہیں گے اور اپنی نسلوں میں بھی وہ روح پھونکنے کی کوشش کریں گے جو ہمیشہ ان کو خلافت کے فیض سے فیضیاب ہونے والا رکھے۔

ایک لکھنے والے نے لکھا کہ اگر مُردوں کو زندہ کرنے کا ذریعہ کوئی تقریب بن سکتی ہے تو وہ یہ تقریب اور آپ کا خطاب تھا۔ خدا کرے کہ حقیقت میں ایک انقلاب اس تقریب سے دنیائے احمدیت پر آیا ہو اور وہ قائم بھی رہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اپنے دلوں کی پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ قائم رکھنے والے بنے رہیں۔ اس وقت وہاں اردگرد کے ماحول میں ایکسیل (Excel) سنٹر کے مقامی لوگ بھی حیرت سے لوگوں کو جمع ہوتے اور ایک عجیب کیفیت میں دیکھ کر حیران تھے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ عموماً تو یہ تاثر ہے کہ مسلمان ڈسپلنڈ (Disceplend) نہیں ہوتے، عجیب وغریب ان کی روایات ہیں۔ یہی مغرب میں تاثر دیا گیا ہے۔ لیکن اُس وقت ان کی حالت عجیب تھی اور یہ دیکھ رہے تھے کہ یہ تو عجیب قسم کے لوگ ہیں جو لگتے تو مسلمان ہیں لیکن ان میں ایک طرح کی تنظیم ہے۔ ایشیائی اکثریت ہونے کے باوجود ان میں مختلف قومیتوں کے لوگ بھی شامل ہیں اور ہر بچے، جوان، مرد، عورت اور مختلف قوموں کے لوگوں کا رخ جو ہے ایک طرف ہے۔ خلافت سے محبت اور عقیدت جو ان کے دلوں میں ہے اس کا اظہار ان کے چہروں سے بھی ظاہر وعیاں ہے بلکہ جسم کے ہر عضو سے ہو رہا ہے۔

Excel سنٹر کی ایک سیکورٹی خاتون کارکن جو وہاں تھیں، انہوں نے ہماری خواتین کو کہا کہ یہ ایسا نظارہ ہے جو میرے لئے بالکل نیا ہے، بالکل ایک نیا تجربہ ہے اور اس کو دیکھ کر آج مجھے پتہ چلا کہ اسلام کیا ہے۔ مَیں تو اس نظارے کو دیکھ کر ہی مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ بہرحال ان لوگوں میں تو عارضی کیفیت فوری ردّعمل کے طور پیدا ہوتی ہے، اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں لیکن دعا ہے کہ اس خاتون اور اس جیسے بہت سوں کے دلوں میں یہ نظارہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ہمارا مقصد اور مدعا تو یہی ہے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ چاہے جس ڈھب سے بھی کوئی سمجھے یا کسی بات سے بھی کوئی سمجھے۔ پس اس خلافت جوبلی کے جلسہ میں جس میں اپنوں اور غیروں نے وحدت کی ایک نئی شان دیکھی ہے یہ آج صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا خاصّہ ہے۔ آج اس وحدت کی وجہ سے عافیت کے حصار میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق کوئی جماعت ہے تو وہ صرف اور صرف مسیح محمدی کی جماعت ہے۔ باقی سب انتشار کا شکار ہیں اور رہیں گے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر نہیں کریں گے۔ جب تک کہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو نہیں مانیں گے کہ جب میرا مسیح ومہدی ظاہر ہو تو اس کو میرا سلام پہنچاؤ۔

مسلمانوں کی حالت اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ غیر مذاہب کی خدا تعالیٰ سے دُوری اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ شیطان کی گود میں جا پڑے ہیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکے ہیں۔ اس مقصد کو بھول چکے ہیں جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ اب تو اس کا فہم وادراک بھی ان کو نہیں رہا کہ ان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔

پس آج اگر کوئی جماعت ہے تو یہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے جو اس مقصد کو جانتی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہے جس نے اس عُروۂ وُثقیٰ کو پکڑا ہوا ہے جس سے ان کے صحیح راستوں کا تعین ہوتا رہتا ہے۔ اس مضبوط کڑے کو پکڑا ہوا ہے جس کے نہ ٹوٹنے کی ضمانت خود خدا تعالیٰ نے دی۔ اللہ تعالیٰ نے آج اپنے فضل سے احمدیوں کو اس برتن کے کڑے کو مضبوطی سے پکڑایا ہوا ہے جس میں مسیح محمدی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے تازہ بتازہ روحانی پانی بھر دیا ہے۔ وہ زندگی بخش پانی جس کو پینے سے روحانیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار ایک مومن طے کر سکتا ہے۔ پھر اس مضبوط کڑے کو پکڑنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس پکڑے رہنے والوں کے ایمان ہمیشہ سلامت رہیں گے۔ مسیح محمدی کی غلامی میں آ کر اس سے عہد بیعت باندھنے والے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے اپنے ایمان میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ ہر حالت میں ہر مخالفت کے دور میں اس کڑے کے پکڑے رہنے والوں کے ایمان محفوظ رہیں گے۔ اس کڑے سے چمٹنے والا مومن اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن اس کڑے کو نہیں چھوڑتا جس کے چھوڑنے سے اس کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہو۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ مخالفت کی آندھیاں حقیقی مومنین کو ان کے ایمان کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں۔ ماؤں کے سامنے بیٹے قتل کئے گئے، بیٹوں کے سامنے باپوں کو آہستہ آہستہ اذیت دے کر مارا گیا، شہید کیا گیا، باپوں کے سامنے بیٹوں کو شہید کیا گیا۔ پھر احمدیت کو چھوڑنے کے لئے انتہائی اذیت سے کئی احمدیوں کو گزرنا پڑا۔ آہستہ آہستہ ٹارچر دے کر مارا گیا۔ اور یہ دُور کے واقعات نہیں ہیں۔ اس سال بھی کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن جس ایمان پر وہ قائم ہو چکے تھے یہ اذیتیں اُن کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں لا سکیں۔

پس آج جب ہم جوبلی کی خوشی منا رہے ہیں تو دراصل یہ خوشی خلافت کے سو سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کی خوشی ہے اور اس سو سال میں جو لہلہاتے باغ اس انعام سے چمٹے رہنے کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کئے، اس کی خوشی میں ہے۔ ان لہلہاتے باغوں کو دیکھ کر جب ہم خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں تو ان شہدائے احمدیت کو بھی یاد رکھیں اور ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے بھی دعائیں کریں جنہوں نے اپنے خون سے ان باغوں کو سینچا ہے۔ اپنے ایمان کی مضبوطی کی وہ مثالیں قائم کی ہیں جو تاریخ کے سنہری باب ہیں۔

عُرْوَہ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا سبزہ زار جو ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ بارش کی کمی بھی اس پر کبھی خشکی نہیں آنے دیتی۔ پس یہ ایسا سبزہ زار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کی وجہ سے جماعت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو عطا کیا ہے جو ہمیشہ سرسبز رہنے کے لئے ہے۔ جس کو شبنم کی نمی بھی لہلہاتی کھیتیوں میں اور سرسبز باغات کی شکل میں قائم رکھتی ہے۔ پس اس عُروۂ وثقیٰ کو پکڑے رہیں گے تو انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ جس نے شیطان کی باتوں کا انکار کیا اور ایمان پر قائم رہا تو فرمایا کہ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا (البقرۃ:257) یعنی ایک نہایت قابل اعتماد مضبوط چیز کو مضبوطی سے پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور پھر آخر پر فرمایا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (البقرۃ:257) اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ پس جو لوگ دلوں کی صفائی کے ساتھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے چمٹے رہیں

گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس سے اِس مضبوط کڑے سے چمٹے رہنے کے لئے دعائیں مانگتے رہیں گے تو ایسے لوگ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بہت دعائیں سننے والا ہے۔ وہ ہمارے دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔ وہ نیک نیتی سے کی گئیں دعاؤں اور کوششوں کو ضائع نہیں کرے گا اور ہمارے دل بھی ایمان سے لبریز رہیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعام سے فیضیاب بھی ہوتے رہیں گے۔ ہمارا ایمان بھی، ہم میں سے ہر ایک کا ایمان بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا اور معمولی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمارے نیک نیت ہونے کی وجہ سے ہم میں بھی اور ہماری نسلوں میں بھی ایسا ایمان پیدا کرتا چلا جائے گا جس سے ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی لہلہاتی فصلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

پس آج خلافت کے سو سال پورے ہونے پر ہم جو نظارے دیکھ رہے ہیں، ایمانوں کو تازہ کر رہے ہیں، جماعت کی وحدت اور ترقی کی ہری بھری فصلیں ہمیں نظر آ رہی ہیں۔ غیروں کو بھی عجیب سا لگ رہا ہے اور بعض حاسدوں کو حسد میں بڑھا بھی رہا ہے، جیسا کہ پاکستان کے حالات ہیں۔ یہ بھی اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعو علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے اور خلافت سے چمٹے رہنے کی وجہ سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے مگر ہمارے نبی ﷺ کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں''۔ (حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد23 صفحہ 468-469)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی اور اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ بھی ہر احمدی کو حقیقت میں چمٹائے رکھے۔ اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے رکھے۔ اور خلافت احمدیہ کی حفاظت کے لئے قربانی کے عہد کو پورا کرنے والا بنائے رکھے۔ اور آج ہم نے جو نظارے دیکھے، جو ایک اکائی دیکھی، جو وحدت دیکھی، خلافت سے محبت و وفا کے جذبات کا اظہار و یکجہتی جو غیروں کے لئے ایک متاثر کرنے والی چیز اور ایک معجزہ تھا اسے قائم رکھنے کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جھکنے والے بنے رہیں تا کہ اس شکر گزاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے انعاموں کو ہم میں سے ہر ایک کے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے بھی دائمی کر دے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مومنین سے وعدہ ہے کہ اگر تم شکر گزار بنو گے تو مَیں اپنے انعام مزید بڑھاؤں گا۔ تمہارے ایمانوں کو مزید ترقی دوں گا۔ نَتِیْجَۃً تم میرے فضلوں کے وارث بنتے چلے جاؤ گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراھیم:8) یعنی اور جب تمہارے ربّ نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

آج ان دنوں مَیں جب اپنی ڈاک دیکھتا ہوں تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ سوچتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔ اس کے انعامات کی بارش اس طرح جماعت پر ہو رہی ہے کہ اس کے مقابل پر اگر جسم کا رُواں رُواں بھی شکر گزار ہو جائے تو شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت کس طرح اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر جو خلافت کی صورت میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو دیا ہے شکر گزار بنتی ہے۔ اتنے زیادہ شکر گزاری کے خطوط آ رہے ہیں کہ مَیں بغیر کسی شک کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ایسے افراد ہیں جو شکر گزاری میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں۔ اور جب تک ایسے شکر گزاری کے جذبے بڑھتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث ہم بنتے چلے جائیں گے اور ہماری نسلیں بھی بنتی چلی جائیں گی۔

پس اس شکر گزاری کے جذبے کو کبھی ماند نہ پڑنے دیں کہ یہی شکر گزاری ہے جو ہمارے لئے نئے سے نئے سرسبز باغوں کو لگاتی چلی جائے گی اور ہمارے ایمانوں میں ترقی کا باعث بنے گی۔ آج جب دنیا لہو و لعب میں مبتلا ہے اور کوئی ان کی راہنمائی کرنے والا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ایک واحد جماعت ہے جو خلافت کے جھنڈے تلے اپنی سمتیں درست کرتی رہتی ہے۔ یہ یقیناً ایسا انعام ہے جس کے شکر کا حق تو ادا نہیں ہو سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم شکر ادا کرنے کی کوشش بھی کرتے رہو گے صرف زبانی نہیں بلکہ عملوں کی درستگی کی کوشش کی صورت میں تو تب بھی مَیں اپنے انعامات سے تمہیں نوازتا رہوں گا۔

پس اس کے لئے دعا بھی کرتے رہیں۔ آپ میرے لئے دعا کریں اور مَیں آپ کے لئے دعا کروں تا کہ یہ شکر گزاری کے جذبات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کبھی ختم نہ ہوں اور ہر آن اور ہر لمحہ بڑھتے چلے جائیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بے شمار فیکسیں اور خطوط بچوں، بہنوں اور بھائیوں کے آ رہے ہیں۔ مَیں کوشش تو کرتا ہوں کہ ان شکر گزاری اور اخلاص سے بھرے ہوئے خطوط کا جواب دوں اور جلدی جواب دوں لیکن دیر ہو سکتی ہے کیونکہ آج کل مصروفیت ہے کچھ دَوروں کی تیاری کی وجہ سے بھی۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا اور دوبارہ کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ایمان اور اخلاص کو بڑھائے۔ ایسے ایسے خط ہیں کہ مَیں جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہوں۔ کیسے کیسے حسین خوبصورت پھول اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چمن میں کھلائے ہوئے ہیں جن کی خوبصورتی کا بیان بھی بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایمان اور اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں میں سے ایک انعام اس زمانے کی ایجاد سیٹلائٹ ٹیلی ویژن بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے۔ اس کے بارہ میں مَیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ اس میں بہت سارے ہمارے والنٹیئرز بھی کام کرتے ہیں اور بڑی محنت سے کام کرتے ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو Paid ملازمین ہیں۔ اکثر اپنا وقت بغیر کسی معاوضے کے دیتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ تمام پروگرام دنیا دیکھتی بھی ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسا کام کر رہے ہیں تا کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دکھا سکیں اور اس وحدت کے نظارے دکھا سکیں جو اللہ تعالیٰ نے انعام کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پیغام کو دنیا تک پہنچا سکیں۔ تا کہ سعید روحوں کو اس طرف توجہ پیدا ہو تو حق کو پہچان سکیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہامات کے ذریعہ جماعت کی ترقی کی خبریں دیں اور آپؑ کو یقین سے پُر فرمایا کہ یقیناً آپؑ کا غلبہ ہونا ہے، جماعت کا غلبہ ہے۔ جیسا کہ بے شمار الہامات اس بارہ میں ہیں۔ ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) یہ آپؑ کو الہام بھی ہوا تھا آیت بھی ہے۔ تو آپؑ نے اس کا یہی ترجمہ فرمایا کہ خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کا رسول غالب رہیں گے۔ یہاں اسلام کی طرف بھی اشارہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی طرف بھی۔ کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی ترقی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ ہے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو غلبہ عطا فرمانا ہے۔ لیکن اس کے لئے دنیاوی سامان بھی ہوتے ہیں اور یہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے اور فرماتا رہا ہے اور اب بھی فرما رہا ہے۔ آپؑ نے اپنے زمانے میں جو کتب لکھیں اور ان کی اشاعت کی، بلکہ ایک خزانہ تھا جو کہ دیا اور دنیا کے سامنے پیش فرمایا وہ بھی اس غلبہ کے لئے ایک ذریعہ تھا۔ اور اب اس زمانہ میں اس خزانے کو ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا تک پہنچانے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جاری کردہ آپؑ کی خلافت کے نظام کی برکات ہیں، ان کو دکھانے کا ذریعہ بھی ایم ٹی اے کو بنایا۔ پس

ایم ٹی اے ان سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے اور اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ اس زمانے کی ایجادات کا اگر صحیح استعمال ہو رہا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔

اِس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین اسلام کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو اُن مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد تھے۔ یعنی وہ کام جو آپؑ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کئے تھے اور اس زمانے میں وہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد تھے۔ گویا اُن کاموں کو آگے چلاتے چلے جانا آپؑ کے سپرد ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے سپرد فرمائے تھے۔ جس میں معجزات دکھانا بھی تھا۔ جس میں دلوں کا تزکیہ بھی تھا۔ جس میں قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانا بھی ہے۔ جس میں انسانیت میں حکمت کے موتی بکھیرنا بھی ہے۔ اور اگر آج ہم دیکھیں تو اس زمانے میں اس زمانے کی ایجادوں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے باوجود اسلامی ملکوں کے چینلوں کے اور اس کے علاوہ بعض اسلامی تنظیموں کے چینلوں کے یہ صرف اور صرف ایم ٹی اے ہے جو ان تمام کاموں کو انجام دے رہا ہے۔ اگر غور سے انہیں سنیں تو یہ چاروں باتیں آپ کو نظر نہیں آئیں گی۔ اگر ایک بات صحیح کرتے ہیں تو دوسری جگہ ایک ایسی مضحکہ خیز بات کر جاتے ہیں جس سے کوئی عقلمند انسان اسلام کا صحیح تصور قائم نہیں کر سکتا۔ پھر دنیا کے دوسرے ٹی وی چینل ہیں ان کا اشتہاروں کے بغیر چلنا مشکل ہے جس میں لغویات اور بے ہودگیاں ہیں۔ اسلامی ملکوں کے چینلز کا بھی یہی حال ہے کہ تفریح کے نام پر پروگرام بھی لغو اور بے ہودہ ہیں۔ پس آج ایک ہی چینل ہے جو

مسیح محمدی کے غلاموں کا ہے جو انسان کی پیدائش کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ اس مقصد کو پورا کر رہا ہے جو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد ہے۔ تو اس طرف بھی احمدیوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے کہ اپنی تربیت کے لئے بھی اور اس لئے بھی کہ آخر بڑی محنت سے یہ چینلز چل رہے ہیں، ان کو باقاعدہ دیکھا کریں، سنا کریں۔ خاص طور پر خطبات اور جو دوسرے عام تربیتی پروگرام ہیں اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بات اس طرف توجہ مبذول کروانے کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں انعامات دیئے ہیں ان کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے انعام کا شکر ادا کریں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اپنے وعدوں کے مطابق عطا فرمایا ہے۔ اور یہ پیغام ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں پہنچتا ہے۔ یہ بھی بات واضح ہونی چاہئے کہ اگر خلافت نہ ہوتی تو جتنی چاہے نیک نیتی سے کوششیں ہوتیں نہ کسی انجمن سے اور نہ کسی ادارے سے یہ چینل اس طرح چل سکتا تھا۔ تو یہ جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ اس لئے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے اور ان باتوں کا جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے کہ خلافت کے بغیر نہیں چل سکتی تھیں۔ اس لئے کیا ہے کہ ہر ایک کو یہ احساس پیدا ہوتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے جو جو نظام بھی جاری فرمایا اس کو خلافت کے انعام سے باندھا ہے۔ پس ہمیشہ اس کی قدر کرتے رہیں۔

اس خلافت جوبلی کی تقریب سے ہر احمدی میں جو تبدیلی پیدا ہوئی ہے یہ عارضی تبدیلی نہ ہو، عارضی جوش نہ ہو، بلکہ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جگالی کرتے رہیں اور اس کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ مَیں نے جو عہد لیا تھا اس عہد کا بھی بڑا اثر ہوا ہے۔ ہر ایک پر یہ اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جو عہد کرو اسے پورا کرو کیونکہ تمہارے عہدوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

پس آج جب کہ یہ بات ابھی آپ کے ذہنوں میں تازہ ہے، مَیں اس بات کو اس لئے دہرا رہا ہوں کہ اس بات کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور یہ عہد آپ میں مزید مضبوطی پیدا کرتا چلا جائے۔ یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی عہد بھی، کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر پوری نہیں ہوسکتی۔ کئیوں کو احساس بھی ہے۔ خطوط میں بھی لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے تو عہد کیا ہے اب ہم انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے، کاربند رہیں گے۔ لیکن یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اس کے فضلوں کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے طریقہ بتایا ہے اس پر بھی عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار پہلے سے بڑھائیں۔ اس میں بڑھیں۔ نیکیوں میں پہلے سے بڑھیں اور اعمال صالحہ بجا لانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ نیکیوں میں نظام جماعت کی اطاعت بھی ایک اہم بات ہے۔ خلافت کی اطاعت میں نظام جماعت کی اطاعت بھی ایک اہم بات ہے۔ اس کے بغیر نہ نیکیاں ہیں اور نہ عہد کی پابندی ہے۔ نظام جماعت بھی خلافت کو قائم کرتا ہے اس لئے اس کی پابندی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ اپنے عہد پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوتا چلا جائے۔

27 مئی کو اللہ تعالیٰ نے ایک یہ خوشخبری بھی ہمیں دی۔ بڑی دیر سے اٹلی (Italy) میں مشن و مسجد کے لئے کوشش ہو رہی تھی اس کے لئے جگہ نہیں مل رہی تھی۔ تو اب عین 27 مئی کو کونسل نے بُلا کے ایک ٹکڑہ زمین کا اس مقصد کے لئے دیا ہے۔ سودا ہوگیا ہے۔ اس ملک میں جہاں عیسائیت کی خلافت اب تک قائم ہے اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ایک ایسی جگہ عطا فرمائی ہے جہاں انشاء اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کے غلاموں کا ایک مرکز قائم ہوگا اور ایک مسجد بنے گی جہاں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اسی طرح ہمارا یہ جو فنکشن تھا جو یہاں ہوا، اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ باوجود مولویوں کے شور کے پاکستان میں بھی جماعتوں نے اس میں شمولیت اختیار کی اور اپنے طور پر بھی جو ان کے پروگرام تھے وہ پورے کئے۔ گوکہ اس کے بعد آج یا کل پابندی لگ گئی۔ لیکن جماعت کو وہاں اُس طرح سے محرومی کا وہ احساس نہیں رہا جس طرح 1989ء میں صد سالہ جوبلی پر ہوا تھا کہ ساری تیاریوں کے باوجود حکومت کی طرف سے ایک آرڈیننس آیا تھا جس کے تحت جماعت احمدیہ کسی بھی قسم کا خوشی کا پروگرام نہیں کر سکتی تھی۔ نہ ہی بچوں میں ارد گرد مٹھائی اور ٹافیاں تقسیم کر سکتی تھی۔ یہ حال تھا اس ملک کا اور ہے اور اس وقت فکر یہی تھی کہ کیونکہ اب بھی پنجاب میں وہی حکومت تھی جو اس زمانے میں تھی۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وہ دور گزر گیا اور 27 مئی کا جلسہ بھی جس طرح منانا تھا منایا، دوسرے فنکشن بھی کئے۔ کھانے اور مٹھائی وغیرہ بھی تقسیم کرنی تھی وہ بھی ہوگئی۔ حال ان کا یہ ہے، ان مولویوں کی عقل کا تو یہ حال ہے کہ یہ کیونکہ خاموشی سے ہوگیا تھا زیادہ شور نہیں تھا اس لئے بعضوں کو پتہ بھی نہیں لگا اور ان کا خیال تھا کہ شاید حکومت نے روک دیا ہے۔ یا حکومت کی طرف سے اعلان بھی اخباروں میں آ گئے لیکن اتنی سختی نہیں ہوئی۔ بہر حال مولویوں نے یہ بیان دیئے کہ قادیانیوں کو یہ فنکشن نہیں کرنے دیا گیا اور بچوں کو مٹھائی تقسیم نہیں کرنے دی گئی اور خوشی نہیں منانے دی گئی تو یہ حکومت نے بہت اہم کام سرانجام دیا ہے اور اُمّت مسلمہ کو اس بات سے تباہی سے بچا لیا ہے۔ اُمّت مسلمہ کی تباہی صرف بچوں کو مٹھائی کھلانے سے ہونی تھی۔ یہ تو ان کی عقلوں کا حال ہے اور نہیں جانتے کہ اس وجہ سے خود تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہے ہیں۔ اس لئے پاکستان کے لئے بھی دعا کریں۔ ان مُلّاؤں کو تو شاید عقل نہیں آنی لیکن جو عوام ہیں ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے پر چلائے۔ سیاستدان جو وہاں کے ہیں وہ صرف اپنی خودغرضیوں میں نہ پڑے رہیں بلکہ حکومت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ غریبوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس وقت جو پاکستان کے حالات ہیں وہ انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ خزانہ خالی ہے۔ کھانے کو کچھ نہیں لیکن اس کے باوجود لوٹ مار مچی ہوئی ہے۔ قدم قدم پر رشوت لی جاتی ہے۔ عوام بھوکے مر رہے ہیں اُس کی کوئی پرواہ نہیں۔ صرف اپنی کرسیوں کی آج کل ان کو پرواہ پڑی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ عوام پر بھی رحم کرے۔ تو جہاں ہم خوشی مناتے ہیں دنیا کے دوسرے احمدی بھی خوشی منا رہے ہیں، خلافت جوبلی بھی منا رہے ہیں، شکرانے کے طور پر دوسرے پروگرام کر رہے ہیں، پاکستان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان غریبوں کی حالت بھی سنوارے۔ اگر حکمران ظالم ہیں تو ان سے بھی نجات دلائے اور ان کو صحیح راستے پر چلائے۔ مسلمان ملکوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو مسیح محمدی کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عمومًا دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ جس طرح وہ تباہی کی طرف جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے عذابوں سے انہیں محفوظ رکھے اور حقیقت پہچاننے کی توفیق دے تا کہ دنیا ایسے نظارے دیکھے جہاں صرف اور صرف خدا کی حکومت ہو اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا لہراتا ہو۔ آمین

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 12 مئی 2008ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں مکرم کبیر احمد صاحب بھٹی (آف جلنگھم) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 9 مئی کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو یوکے آنے سے قبل کینیا میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مل کر جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ 1973 میں یوکے آگئے تو یہاں بھی جماعتی خدمات میں حصہ لیتے رہے۔ مرحوم غریبوں کے ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی یوکے جماعت کے نائب امیر اور سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹی نعیمہ متین بھٹی صاحبہ حضور انور کی بچوں اور بچیوں کے ساتھ ہونے والی کلاسوں کی تیاری میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری فیروز خان صاحب مرحوم)

آپ 28 مئی کو 86 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت چوہدری عنایت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ نہایت مخلص، غریبوں کی ہمدرد اور وفا کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں۔ انتہائی صابر وشاکر اور خدتعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب (نائب ناظر امور عامہ ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم صلاح الدین رشید صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار)

آپ یکم جنوری 2008 کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم لمبا عرصہ تک اپنے محلّہ دارالصدر جنوبی کے صدر اور امام الصلوۃ رہے۔ آپ کی عادت تھی کہ روزانہ نماز فجر پر جاتے ہوئے لوگوں کو جگاتے۔ نہایت ملنسار، غریبوں کے ہمدرد اور دعا گو انسان تھے۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ مسجد بلال ربوہ کی تعمیر میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ دفتر انصار اللہ ربوہ میں رضا کارانہ کام بھی کرتے رہے۔ آپ 1/3 حصہ کے موصی تھے۔

(3) مکرم نذیر احمد صاحب راجوروی (آف لاہور)

آپ 6 مئی ء کو 78 سال کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1947 میں ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔ آپ نے لاہور میں مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، نہایت نیک اور شفیق انسان تھے۔ پسماندگان میں 9 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (آف ناصر آباد ربوہ)

آپ 28 جنوری کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت مخلص، پرہیزگار اور چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھیں۔ آپ نے قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ کی خادمہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور اسی دوران آپ کی شادی ہوئی۔ مرحومہ مکرم

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:حفاظت قرآن مجید
از صفحہ نمبر 4

فرمائی ہیں کہ:

’’پھر دیکھنا چاہئے کہ یہی صاحب دیون بورٹ اپنے رسالہ مذکورہ کے صفحہ 72 سے صفحہ 83 تک قرآن شریف کی بدیں الفاظ تعریف ومدح کرتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت ان کی لکھی جاتی ہے اور وہ یہ ہے۔

’مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنی انجیل کی کبھی ایسی تکریم ہوتے نہیں دیکھی۔ قرآن شریف میں صرف احکام مذہبی وتہذیب اخلاق ہی کا ذکر نہیں بلکہ گبن صاحب کا قول ہے کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے۔قرآن میں قوانین دیوانی وفوجداری وسلوک باہمی پائے جاتے ہیں اور وہ مسائل نجات روح وحقوق عامہ وحقوق شخصی ونفع رسانی خلائق وغیرہ پر حاوی ہے۔ منجملہ محاسن وخوبیوں قرآن کے جس پر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے وہ باتیں نہایت عمدہ ہیں۔اوّل قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس میں خدائے تعالیٰ کا ذکر ہے اور جس کے سننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا اور خوف آتا ہے۔دوسرے قرآن تمام ان خیالات سے مبرّا ہے جو خلاف تہذیب خیال کئے جاسکتے ہیں اور اس کے تمام اصول ایسے ہیں جو کوئی ان میں سے خلاف عقل نہیں۔مگر افسوس کہ یہ عیب یہودیوں کی مقدس کتابوں میں اکثر واقعہ ہیں۔اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے اصول میں سب کو اتفاق ہے اور کوئی ایسی بات نہیں جو زبردستی ماننی پڑے اور سمجھ میں نہ آوے۔فقط‘۔

یہ بیان قرآن شریف کی نسبت تو جان بورٹ صاحب کا ہے اور ایسا ہی کارلل صاحب اپنی کتاب کی جلد6 صفحہ 214 میں لکھتے ہیں کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ صادق کا کلام ہے اور صداقت سے پُر ہے۔

اب دیکھئے کہ یورپ کے بڑے بڑے فلاسفر جن کے گھر میں گویا آج طبعی اور ہیئت نے جنم لیا ہوا ہے اور جو سورج اور چاند وغیرہ کی کیفیت آپ لوگوں سے بہتر جانتے اور سمجھتے ہیں وہ کس قدر قرآن شریف کے معقولانہ مسائل کے قائل اور مداح ہیں اور کیسی اپنی صاف طینتی کی وجہ سے صاف اقرار کرتے ہیں کہ قرآنِ شریف کے مسائل علومِ عقلیہ کے خلاف نہیں ہیں اور کوئی اس میں ایسا اعتقاد نہیں جو زبردستی ماننا پڑے۔ پس جس حالت میں ایسے لوگ جو فلاسفی کے پتلے خیال کئے جاتے ہیں۔قرآن شریف کے حکیمانہ طوروطریق کی کھلی کھلی شہادتیں دیتے ہیں۔تو پھر اگر آپ اے ماسٹر صاحب یا آپ کا کوئی اور بھائی جن کی آنکھیں انہیں لوگوں کے علوم پڑھنے سے کچھ کچھ کھلی ہیں اور یہی لوگ آپ کے معلم اور استاد ہیں فضائل قرآنی سے انکاری رہیں تو اس سے قرآن شریف کا کیا نقصان ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر یورپ اور ایشیا کے تمام مخالف فضائل قرآنیہ سے انکار کرتے تو بھی کچھ نقصان کی بات نہ تھی۔آفتاب بہرحال آفتاب ہی ہے چاہے کوئی اس کی روشنی کا اقراری ہو یا نہ ہو مگر یورپ کے فاضل اور صاحب علم لوگ اس قدر قابل تحسین ہیں کہ انہوں نے بیسیوں کتابیں تالیف کرکے قرآن شریف کے بارہ میں شہادت حقہ کو ادا کردیا ہے اور باستثناء نیم مُلّاں پادریوں کی جو تنخواہیں پا کر اسلام سے عناد رکھتے ہیں باقی جس قدر واقعی دانا اور فلاسفر ہیں ان کے دلوں میں دن بدن محبت اسلام کی پیدا ہوتی جاتی ہے لیکن آپ لوگوں کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کیا تحریر میں لاویں کہ ناحق بموجب سراسر عناد اور بخل کی راہ سے نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔‘‘

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد4۔ صفحہ146تا 148۔مطبوعہ لندن)

سرولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد ﷺ میں بحث کے بعد لکھتا ہے کہ:

what we now have, ...Since though possibily corrected and modified by himself, is still his own.

ترجمہ: ’’اب جو قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے۔گویہ بالکل ممکن ہے کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) نے اپنے زمانہ میں خود اس کی غلطیاں درست کی ہوں۔ اور بعض دفعہ خود ہی اس میں بعض تبدیلیاں بھی کردی ہوں۔مگر اس میں شبہ نہیں کہ یہ اب اس زمانہ تک وہی قرآن ہے۔جو محمد (ﷺ) نے ہمیں دیا تھا۔‘‘

(THE LIFE OF MOHAMET by SIR WILLIAM MUIR Page 562)

2-وہ پھر لکھتا ہے کہ:

we may upon the strongest presumption affirm that every verse in the Coran is genuine and unaltered composition of Mahomet himself.

(THE LIFE OF MOHAMET by SIR WILLIAM MUIR Page 562)

ترجمہ’’ : ہم نہایت مضبوط قیاسات کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں۔کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصلی ہے اور محمد (آنحضرت ﷺ) کی غیر محرف تصنیف ہے۔‘‘

......and conclude with at least a close approximation to the verdict of Von Hammer: That we hold the Coran to be as surely Mahomet's words, as the Mahometans hold it to be the word of God.

(THE LIFE OF MOHAMET by SIR WILLIAM MUIR Page 562-563)

ترجمہ:’’ ہم وان ہیمر کے مندرجہ ذیل فیصلہ کے بالکل مطابق نہ سہی۔کم سے کم اس خیال کے بہت موافق فیصلہ تک ضرور پہنچے ہیں۔وان ہیمر کا فیصلہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں جو قرآن موجود ہے۔ہم ویسے ہی یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اصلی صورت میں محمد (رسول اللہ ﷺ) کا بنایا ہوا کلام ہے۔جس یقین سے کہ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ خدا کا غیر مبدل کلام ہے۔‘‘

3- پھر لکھا کہ:

......and that there is otherwise every security internal and external, that we posses a text the same as that Mahomat himself gave forth and used.

(THE LIFE OF MOHAMET by SIR WILLIAM MUIR Page 561)

ترجمہ’’ اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے۔اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی۔کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے۔وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔‘‘

4-نولڈکی کا قول ہے۔

Slight clerical errors there may have been, but the Quran of Othman contains none but genuine elements, though sometime in very strong order. Efforts of European scholarsto prove the existance of later interpolation in the Quran have failed.

(Incylopedia Britanica Volume 15 Edition 11th under word KORAN)

ترجمہ’’ :ممکن ہے کہ تحریر کی معمولی غلطیاں (طرزتحریر) ہوں تو ہوں۔لیکن جو قرآن عثمان ؓ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے۔جو محمد (ﷺ) نے پیش کیا تھا۔گو اس کی ترتیب عجیب ہے۔یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں۔‘‘

5-میور نے نہایت حسرت کے الفاظ میں بات یہاں ختم کی ہے۔

To compare (as the Moslems are fond of doing) their pure text with the various readings of our Scriptures, is to compare things between which there is no analogy.

(THE LIFE OF MOHAMET by SIR WILLIAM MUIR Page 558)

ترجمہ’’ :مسلمانوں کی بالکل پاک اور غیر تبدیل شدہ کتاب اور ہماری کتب کے مختلف نسخوں کے باہمی اختلاف کا مقابلہ کرنا (اور اس بات کا مسلمانوں کو شوق بھی بہت ہے) بالکل ایسا ہی ہے جیسے دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کیا جائے جن میں باہمی کوئی بھی مشابہت نہیں۔‘‘

یہ تو ظاہری حفاظت کا معاملہ ہے۔

حفاظت کی اقسام کے موضوع پر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

’’اب حفاظت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو حفاظت ظاہری اور ایک حفاظت معنوی جب تک دونوں قسم کی حفاظت نہ ہو کوئی چیز محفوظ نہیں کہلاسکتی .... ایک کتاب جس کے اندر لوگوں نے اپنی طرف سے کچھ عبارتیں زائد کردی ہوں یا اس کی بعض عبارتیں حذف کردی ہوں یا جس کی زبان مردہ ہوگئی اور کوئی اس کے سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو یا جو اس غرض کے پورا کرنے سے قاصر ہوگئی ہو جس کے لئے وہ نازل کی گئی تھی محفوظ نہیں کہلاسکتی کیونکہ گو اس کی حفاظت بھی صرف معنی کی حفاظت ہی کے لئے کی جاتی ہے۔پس قرآن کریم کی حفاظت سے مراد اس کے الفاظ اور اس کے مطالب دونوں کی حفاظت ہے‘‘۔

(دعوۃ الأمیر،انوارالعلوم جلد7 صفحہ 380)

خداتعالیٰ نے اس معنوی حفاظت کے میدان کو بھی تشنہ نہ چھوڑا اور گزشتہ چودہ سو سال میں کوئی وقت بھی ایسا نہ گزرا کہ جس میں ہمیں آنحضور ﷺ کا کوئی نہ کوئی روحانی فرزند اپنی تمام خداداد طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ اس راہ میں مصروفِ عمل نظر نہ آتا ہو۔ان محافظینِ قرآن کو ان کے کام اور وقت کے لحاظ سے نام اور خطاب تو مختلف ملے مگر سب کا مشترک مقصد اس کتاب کی حفاظت ہی تھا۔اس کی ہر طرح کی حفاظت کے لئے انہوں نے ہر طرح کے فتنوں کا قلع قمع کیا اور اس کتاب کے درست اور حقیقی معانی عوام الناس تک پہنچاتے رہے اور غلط معانی کی درستگی کرواتے رہے۔ان سب محافظینِ قرآن کا سردار خدا نے مسیح موعود کی شکل میں کھڑا کیا جس نے آکر بڑے عظیم الشان اعلانات کئے اور حفاظتِ قرآن کا حق ادا کردیا۔آپ نے اعلانِ عام کیا کہ قرآن کی کوئی آیت ،کوئی نقطہ ،حتیٰ کہ اس کا کوئی شعشہ بھی منسوخ یا ناقابلِ عمل نہیں ہے بلکہ قرآن کریم مکمل محفوظ اور خدا کی طرف سے تاقیامت قابلِ عمل تعلیم کا مجموعہ ہے۔آپ علیہ السلام نے بطور حکم اور عدل اعلان کیا کہ:

”و بأنّ القُران المجید بعد رسول اللّٰہ محفوظٌ مِن تحریف المَحَرِّفین وخطأ المُخطِّین ولاینسخ ولا یزید و لا ینقص بعد رسول اللہ “۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد5صفحہ 21)

ترجمہ:اور اس وجہ سے کہ قرآن مجید آنحضور ﷺ کے بعد اب تک تحریف کرنے والوں کی تحریف اور خطا کاروں کی خطاؤں سے پاک ہے۔اور رسول اللہ کے بعد نہ منسوخ ہے اور نہ کچھ بڑھتا ہے اور نہ کچھ کم کرتا ہے۔

آپ نے جلالی الفاظ میں چیلنج دیا کہ:

’’............ہم نے منکرین کو ملزم اور رسوا کرنے کے لئے جابجا بصراحت لکھ دیا ہے اور باآواز بلند سنا دیا ہے کہ اگر کوئی برہمو قرآن شریف کے کسی بیان کو خلافِ صداقت سمجھتا ہے یا کسی صداقت سے خالی خیال کرتا ہے تو وہ اپنا اعتراض پیش کرے۔ہم خدا کے فضل سے اس کے وہم کو ایسا دور کریں گے کہ جس بات کو وہ اپنے خیالِ باطل میں ایک عیب سمجھتا تھا اس کا ہنر ہونا اس پر آشکار ہوجائے گا۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد1صفحہ 327حاشیہ)

آپؑ نے نوایجاد فلسفے سے مرعوب ہوکر قرآنی صداقتوں میں تاویل کرنے والے ایک شخص کو مخاطب کرکے فرمایا۔

’’آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کرے گا۔اور جو اس پر گرے گا۔وہ خود پاش پاش ہوجائے گا‘‘۔(آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد 5صفحہ257بقیہ حاشیہ)

مسیح موعودؑ نے حفاظتِ معنوی اور اپنے خداداد منصب کا حق ادا کرتے ہوئے ہر طرح کے معترضین کو مخاطب کرکے فرمایا۔

’’اگر آپ لوگ کوئی بھاری صداقت لئے بیٹھے ہیں جس کی نسبت تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم نے کمال جانفشانی اور عرق ریزی اور موشگافی سے اُس کو پیدا کیا ہے اور جو تمہارے گمان باطل میں قرآن شریف اس

صداقت کے بیان کرنے سے قاصر ہے تو تمہیں قسم ہے کہ سب کاروبار چھوڑ کر وہ صداقت ہمارے روبرو پیش کرو۔ تاہم تم کو قرآن شریف میں سے نکال کر دکھلا دیں۔ مگر پھر مسلمان ہونے پر مستعد رہو۔ اور اگر اب بھی آپ بدگمانی اور بک بک کرنا نہ چھوڑیں اور مناظرہ کا سیدھا راستہ اختیار نہ کریں تو بجز اس کے اور کیا کہیں کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔“

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد1 صفحہ 227 حاشیہ)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

”بلکہ ہمارا خداوند کریم کہ جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو خوب جانتا ہے اس بات پر گواہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو۔ اور اس سے بہتر ہو۔ تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو طیار ہیں“۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر2 صفحہ 298 سطر 8 تا 11)

پھر حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خدا نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے طور پر خلافت کا نظام قائم فرمایا۔ خدا کی جانب سے کھڑے کئے جانے والے مسیح موعودؑ کے خلفاء بھی محافظینِ قرآن کے سلسلہ کا ہی حصہ ہیں۔ ان الٰہی وجودوں نے اپنے اپنے ادوار میں حفاظتِ قرآن کی ڈیوٹی نبھائی۔ بلکہ حفاظتِ قرآن کے منکروں کو باآوازِ بلند چیلنج بھی دیتے رہے۔ یہاں نمونۃً حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس درج ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”میرے نزدیک قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا ایک ایک لفظ اسی طرح محفوظ ہے جس طرح کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور یہ بات میں صرف عقیدۃً ہی نہیں مانتا بلکہ اس بات پر مجھے کامل یقین ہے اور یہ یقین اس امر کا نتیجہ نہیں کہ مَیں مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا ہوں بلکہ اس یقین کی بناء دلائل اور عینی شواہد پر ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس شخص کے اعتراضات کا جواب دے سکتا ہوں جو قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا منکر ہو خواہ وہ اعتراضات عقلی ہوں یا نقلی“۔

(اسلام پر پروفیسر رام دیو کے اعتراضات کا جواب انوار العلوم جلد پنجم صفحہ 365)

خدا تعالیٰ نے نزولِ قرآن سے لے کر آج تک اس کتاب کی ظاہری اور معنوی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا تھا اس کے بکمال ایفاء کا حال تو ہمارے سامنے آ گیا مگر اب بھی کسی کو اس قرآن کی حفاظت پر شبہ ہو تو وہ حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ اس انقلاب آفرین اصولِ علم الکلام کی رو سے پہلے اپنی الہامی کتاب کا محفوظ ہونا ثابت کرے۔ کیونکہ اس وقت تک کسی دوسرے کی طرف کوئی الزام منسوب کرنا ہرگز درست نہیں جب تک کہ وہی اعتراض خود اپنے پر پڑ رہا ہو۔ اس اصول کے مطابق کسی بھی اور کتاب کا ماننے والا قرآن کی ظاہری یا معنوی حفاظت وثقاہت پر اعتراض نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل اسے اپنی کتاب کی حفاظت کا کم از کم وہ معیار ثابت کرنا ہوگا جو قرآن کریم کو حاصل ہے۔ اور اس قدر اعلیٰ حفاظتی معیار والی اور حفاظت کے خدائی وعدوں کی حامل کتاب اس وقت روئے زمین پر صرف اور صرف قرآن حکیم ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر دلائل اور براہین کی قوت کے ساتھ عظمت وحفاظت قرآن کا دعویٰ فرمایا۔ اس میں آپ کی عظیم الشان فتوحات کے نظارے وقت کے ساتھ ساتھ ظاہر ہوتے رہے۔ یہاں صرف ایک نشان کا ذکر کرنا کافی ہوگا۔ آپ علیہ السلام نے 20 ستمبر 1886ء کو ایک اشتہار ’مفید الاخیار‘ دیا اور ساتھ انعام کا بھی اعلان کیا۔ اب آپ کی زندگی میں کوئی بھی اس انعام کو لیتا نظر نہیں آتا اور نہ آپ کے بعد کسی میں اس کو قبول کرنے کی ہمت ہے جو بلاشبہ آپؑ کے دلائل کی فتح پر دالّ ہے۔ اور ثابت کرتا ہے کہ قرآن کے مخالفین صرف اور صرف چند بے حقیقت اور لایعنی باتیں اٹھا کر قرآن کے متعلق اعتراضات کرتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں تو انہیں اس مندرجہ ذیل اقتباس اب پھر غور سے پڑھ لینا چاہئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

”ہم اس بارہ میں قرآن شریف کے اصولوں کے منکرین کو ایک نیک صلاح دیتے ہیں۔ اگر ان کو اصول اور تعلیماتِ قرآنی پر اعتراض ہو تو مناسب ہے کہ وہ اوّل بطور خود خوب سوچ کر دو تین ایسے بڑے سے بڑے اعتراض بحوالہ آیاتِ قرآنی پیش کریں جو ان کی دانست میں سب اعتراضات سے ایسی نسبت رکھتے ہوں جو ایک پہاڑ کو ذرہ سے نسبت ہوتی ہے یعنی ان کے سب اعتراضوں سے ان کی نظر میں اقویٰ اور اشد اور انتہائی درجہ پر ہوں جن پر ان کی نکتہ چینی کی پُرزور نگاہیں ختم ہو گئی ہوں اور نہائت شدت سے دوڑ دوڑ کر انہیں پر جا ٹھہری ہوں۔ سو ایسے دو یا تین اعتراض بطور نمونہ پیش کر کے حقیقتِ حال کو آزما لینا چاہئے کہ اس کے تمام اعتراضات کا باآسانی فیصلہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر بڑے اعتراض بعد تحقیق ناچیز نکلے تو پھر چھوٹے اعتراض ساتھ ہی نابود ہو جائیں گے اور اگر ہم ان کو کافی وشافی جواب دینے سے قاصر رہے اور کم سے کم یہ ثابت نہ کر دکھایا کہ جن اصولوں اور تعلیموں کو فریق مخالف نے بمقابلہ ان اصولوں اور تعلیموں کے اختیار کر رکھا ہے وہ ان کے مقابل پر نہایت درجہ رذیل اور ناقص اور دور از صداقت خیالات ہیں۔ تو ایسی حالت میں فریقِ مخالف کو درحالت مغلوب ہونے کے فی اعتراض پچاس روپیہ بطور تاوان دیا جائے گا۔ لیکن اگر فریق مخالف انجام کار جھوٹا نکلا اور وہ تمام خوبیاں جو ہم اپنے ان اصولوں یا تعلیموں میں ثابت کر کے دکھلا دیں بمقابل ان کے وہ اپنے اصولوں میں ثابت نہ کر سکا تو پھر اسے یاد رکھنا چاہئے کہ اسے بلاتوقف مسلمان ہونا پڑے گا اور اسلام لانے کے لئے اول حلف اٹھا کر اسی عہد کا اقرار کرنا ہوگا اور پھر بعد میں ہم اس کے اعتراضات کا جواب ایک رسالہ مستقلہ میں شائع کرا دیں گے اور جو اس کے بالمقابل اصولوں پر ہماری طرف سے حملہ ہوگا اس حملہ کی مدافعت میں اس پر لازم ہوگا کہ وہ بھی ایک مستقل رسالہ شائع کرے اور پھر دونوں رسالوں کے چھپنے کے بعد کسی ثالث کی رائے پر یا خود فریق مخالف کے حلف اٹھانے پر فیصلہ ہوگا جس طرح وہ راضی ہو جائے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ فریق مخالف نامی علماء میں سے ہو اور اپنے مذہب کی کتاب میں مادہ علمی بھی رکھتا ہو اور بالمقابل ہمارے حوالہ اور بیان کے اپنا بیان بھی بحوالہ اپنی کتاب کے تحریر کر سکتا ہو۔ تا ناحق ہمارے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ اور اگر اب بھی کوئی نامنصف ہمارے اس صاف صاف منصفانہ طریق سے گریز اور کنارہ کر جائے اور بدگوئی اور دشنام دہی اور توہین اسلام سے بھی باز نہ آوے تو اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ وہ کسی حالت میں بھی اس لعنت کے طوق کو اپنے گلے سے اتارنا نہیں چاہتا کہ جو خدا تعالیٰ کی عدالت اور انصاف نے جھوٹوں اور بے ایمانوں اور بدزبانوں اور بخیلوں اور متعصّبوں کے گردن کا ہار کر رکھا ہے، والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ“۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد2 صفحہ 313-314)

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

بقیہ: نماز جنازہ از صفحہ نمبر 8

عبدالمنان صاحب (آف منان آئس کریم گولبازار ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(5) مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (سابق سیکرٹری مال کراچی)

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے لمبے عرصہ تک کراچی جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی اور بڑی عمدگی سے اس ذمہ داری کو نبھاتے رہے۔ آپ ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(6) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ)

آپ 4 دسمبر 2007ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی برادری کی اکثریت غیر احمدی اور ملکی سیاست سے تعلق رکھتی ہے مگر آپ بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہے۔ مرحوم نہایت نیک اور نافع الناس وجود تھے۔

(7) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب آف نارتھ ناظم آباد کراچی)

آپ 7 جولائی 2007ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ 6 سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ لمبی تکلیف دہ بیماری کے عرصہ کو نہایت صبر اور توکل کے ساتھ گزارا اور ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہیں۔ اپنی بیماری کے دوران بھی جماعتی اجلاسات میں باقاعدگی سے آتی رہیں۔ انتہائی بااخلاق، حلیم طبع اور خاوند کی حد درجہ اطاعت اور خدمت کرنے والی خاتون تھیں۔

(8) مکرمہ آمنہ بشریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب آف سرگودھا)

آپ 14 دسمبر 2007ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مولوی فضل الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو اور مکرم الحاج میاں پیر محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ لمبے عرصہ تک اپنے محلّہ کی سیکرٹری تعلیم رہیں۔ رمضان میں اپنے گھر میں درس قرآن کا اہتمام کرتیں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

(9) مکرم میاں عبداللطیف صاحب (آف لاہور)

آپ 10 دسمبر 2007ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین۔

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیه:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 16

سٹیٹ کے لئے اور نائیجیریا کے تمام باسیوں کے لئے ایک خاص تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس غرض سے ہم خدا تعالیٰ کے شکرگزار ہیں جس نے خلیفۃ المسیح کو اور آپ کے وفد کے تمام ممبران کو طویل مگر بابرکت سفر اختیار کرتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لانے کی توفیق بخشی۔

جولائی 2007ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر خاکسار کو آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس موقع پر بلاتکلّف اور مدبرانہ انداز میں ہمیں دنیا کے دور حاضر کے معاشرتی، اقتصادی اور روحانی حالات کے بارہ میں تجزیاتی تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح کے بیان فرمودہ عملی اقدامات جو یقیناً مؤثر انداز میں دنیا کے موجودہ گھمبیر اور پریشان کن مسائل کا حل ہیں نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور خاکسار کے حق میں جس تعلق اور محبت کا اظہار آپ نے فرمایا اور نائیجیریا کے خصوصی حالات کے دیرپا حل کے سلسلہ میں جو پدرانہ محبت سے لبریز دعائیں آپ نے کیں اور نائیجیریا میں موجود غیر معمولی انسانی و مادّی ذرائع کے غریب عوام کے لئے بہتر استعمال کے سلسلہ میں جو روشن خیالات آپ نے پیش فرمائے میرے لئے حرز جان اور ناقابل فراموش ہیں۔ یقیناً ایسے ہی موقع پر عزت مآب خلیفۃ المسیح کی دلوں کی گہرائیوں تک سرایت کرجانے والی بصیرت، وسعت قلبی، عاجزانہ طبیعت اور مدبرانہ صلاحیتوں کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

امیر آف بورگو نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج کے مصائب میں گھری ہوئی نسل کو ان صلاحیتوں اور اقدار سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس عظیم رہنما کے مذکورہ خصائل کی روشنی میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی روزافزوں اور مسلسل ترقی کو سمجھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہیں رہتا۔ عالمگیر مسلمان جماعت احمدیہ ایک تبلیغی تنظیم کے طور پر بین الاقوامی شہرت رکھتی ہے لیکن میرا یقین ہے کہ روحانیت کے ساتھ ساتھ اس کرّہ ارض پر زندگی کے شعور اور جوش کا حسین امتزاج جماعت احمدیہ کا طرّہ امتیاز ہے۔ اس لحاظ سے مَیں خود کو اور اپنے تمام عوام کو ازحد سعادت مند خیال کرتا ہوں کہ آج ہم اس عظیم روحانی رہنما کے شرف زیارت سے فیضیاب ہورہے ہیں۔

ہم ایک مرتبہ پھر اس مقدس وجود اور معزز اراکین وفد کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اسی طرح عالمگیر جماعت احمدیہ جو کہ اپنی تنظیم کے سوسال پورے ہونے پر صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی منارہی ہے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

اس کے بعد امیر آف بورگو (Borgo) نے اپنے ایڈریس میں اپنی سلطنت کا تفصیلی تعارف کروایا اور اس علاقہ میں تعلیمی، طبّی سہولتوں اور سلطنت کے اقتصادی و معاشی حالات اور زرعی منصوبوں کا ذکر کیا۔ امیر آف بورگو کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ کے بعد فرمایا:

آج مجھے خوشی ہے کہ مَیں اپنے ایک دوست کے علاقہ میں ہوں۔ مَیں انہیں دو سال سے جانتا ہوں۔ مَیں نے ان میں اعلیٰ اخلاق ہی دیکھے ہیں اور ان اعلیٰ اخلاق میں انکساری کا وصف نمایاں ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کا High Status ہے، بڑا مقام ہے۔ لیکن مَیں نے ان میں عاجزی ہی پائی ہے۔ جب انہوں نے مجھے اپنی Kingdom میں آنے کی دعوت دی تو مَیں انکار نہ کرسکا۔ انہوں نے کھلے دل کے ساتھ خوش آمدید کہا ہے اور اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ان کے جو جذبات میرے بارہ میں ہیں وہ بتاتے ہیں کہ یہ خیالات رکھنے والا شخص اعلیٰ اخلاق کا مالک ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا اور بالخصوص Borgo کے علاقہ کو بہت سے وسائل سے نوازا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو خدا کا شکرگزار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کروگے تو مَیں تم کو زیادہ بڑھا کردوں گا۔ شیخی بگھارنے والے کو خدا تعالیٰ برکت نہیں دیا کرتا اور شکر کرنے والے کو اور بھی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

نائیجیریا میں جو وسائل مہیا ہیں، جو ریسورسز ہیں وہ تمام قوم کے فائدہ کے لئے استعمال ہونے چاہئیں۔ آپ لوگ محنت اور دیانتداری سے قوم کی خدمت کرتے رہیں۔ اللہ کرے کہ یہ اعلیٰ اخلاق ہمیشہ آپ میں قائم رہیں اور خدا کرے کہ نائیجیریا ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شامل ہو۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ضرورتمند کی مدد کی ہے اور یہ ہماری بہت پرانی روایت ہے کہ ہم غرباء اور ضرورتمندوں کی مدد کرتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ یہاں بورگو (Borgo) کے لوگوں کی بھی خدمت کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں اپنی انتظامیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ جائزہ لیں اور فیزیبلٹی (Feasibility) رپورٹ تیار کریں کہ ہم کس طرح بورگو کے لوگوں کی خدمت کرسکتے ہیں۔ یہاں کے وسائل کو کس طرح استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ Borgo Kingdom کو نائیجیریا کی کامیاب ترین کنگڈم بنائے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارا یہ اصول ہے کہ جب ہم دوستی کرتے ہیں تو پھر ہمیشہ دوست رکھتے ہیں۔ جب مَیں نے ایک دفعہ King of Borgo کو دوست کہا ہے تو اب وہ میرے لئے بھائی کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ دوستی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا تعاون ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق دے کہ وہ بورگو کے عوام کی خدمت کرسکیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں ایک بار پھر یہاں اپنے علاقہ میں بلانے پر آپ سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور آپ تمام لوگوں کو بہت ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد بعض سرکردہ شخصیات نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

۞...... **جسٹس سلیمان Belgore نیشنل امیر Isbon نے اپنے ایڈریس میں کہا:**

''مَیں سَر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک خوش ہوں۔ مَیں بحیثیت ایک روایتی رہنما (Traditional Ruler) کے یہی کہوں گا کہ جو خصوصیات خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں ایک رہنما کی گنوائی میں وہ ہم میں سے ہر ایک کی ہونی چاہئیں اور جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے ہم میں سے ہر ایک کو اس پر کاربند ہونا چاہئے''۔

۞...... **الحاجی ابراہیم بالغوں نمائندہ گورنر لیگوس سٹیٹ نے کہا:**

''مجھے بڑی خوشی ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں اسلامک سینٹر کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ یہ درست اور صحیح سمت میں مبارک قدم ہے اور اسلام کے پھیلانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ جماعت احمدیہ کے تمام منصوبہ جات خواہ وہ تعلیمی ہوں یا انتظامی وہ سارے کے سارے انسانیت کے لئے بہت مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ مَیں احمدیہ جماعت کے تمام دوستوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں''۔

۞...... **نمائندہ گورنر Abia سٹیٹ نے کہا:**

''مَیں آج اس موقعہ پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ اسلامک سینٹر ملک نائیجیریا کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس اقدام پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مَیں خواہش کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس تقریب کو بہت بابرکت فرمائے''۔

۞...... **گورنر (ر) گواڈابے (Guadabe) سابق گورنر نائیجر سٹیٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا:**

''مَیں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ آج کی اس تقریب میں شامل ہوں۔ جماعت احمدیہ نے بہت تکالیف اٹھائیں مگر اس جماعت کی سچائی اور اخلاص نے ان تکالیف کی کوئی بھی پرواہ نہیں کی اور آج خلافت احمدیہ سو سال گزار چکی ہے۔ ہم تمام اہالیان نائیجر سٹیٹ خلیفۃ المسیح کی تبلیغ اسلام کو سلام پیش کرتے ہیں۔ آپ کی محبت کا جواب ہم یہ کہہ کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بے پناہ فضلوں سے نوازے۔ اسلام تمام نسلوں، رنگوں اور اقوام کے لوگوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کرتا ہے اور اس کی ایک بہترین مثال آج ہم نے اس تقریب کی صورت میں دیکھی ہے''۔

۞...... **بعدازاں ایک مہمان الحاجی یقین صاحب نے کہا:**

مَیں محترم نسیم سیفی صاحب کے زمانہ میں 1955ء تا 1962ء فضل عمر اسلامک سکول لیگوس کا طالبعلم رہا۔ ہم آج بہت خوش ہیں کہ آج اسلامک سینٹر کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔

عمائدین کے ان ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر آف بورگو کو صدسالہ خلافت جوبلی کا سوونیئر جو کہ کرسٹل کی صورت میں تیار ہوا تھا عطا فرمایا اور ساتھ تحریک جدید کی طرف سے شائع ہونے والا سوونیئر بھی عطا فرمایا۔

بعدازاں ایک گروپ نے کورس کی شکل میں مترنم آواز کے ساتھ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا۔ اس کے بعد چیئرمین نے اختتامی ریمارکس دیئے اور تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ استقبالیہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اسلامک سینٹر کا سنگ بنیاد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق "Hadiza Memorial Islamic Centre" کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور کو اس عمارت کا نقشہ دکھایا گیا اور بریفنگ دی گئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے۔ امیر آف بورگو کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پراجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر مقامی روایت کے مطابق یہاں کے امام نے چند قرآنی دعائیں پڑھیں جس کے ساتھ سنگ بنیاد کی یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ امیر آف بورگو بھی حضور انور کے ساتھ رہائشگاہ پر آئے اور حضور انور کے ساتھ بیٹھے رہے۔ حضور انور امیر آف بورگو سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس دوران پریس اور میڈیا بھی موجود تھا اور مسلسل تصاویر اتاری جارہی تھیں۔

اس دوران بعض روایتی چیفس اور عمائدین بھی حضور انور کی رہائشگاہ پر پہنچ گئے اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا کہ حضور انور کے قریب ہو اور برکتیں حاصل کرے۔

نیوبُصّہ سے ابوجہ (Abuja) کے لئے روانگی

آج کے پروگرام کے مطابق نیوبُصّہ سے ابوجہ (Abuja) کے لئے روانگی تھی۔ پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ جس کے بعد قافلہ پولیس کی Escort میں ابوجہ (Abuja) کے لئے روانہ ہوا۔ نیوبُصّہ سے ابوجہ کا فاصلہ 450 کلومیٹر ہے۔

امیر آف بورگو اپنے علاقہ سے 17 کلومیٹر باہر تک اپنے عمائدین کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے نیچے اترے اور امیر آف بورگو نے شرف مصافحہ و معانقہ حاصل کیا اور حضور انور کو الوداع کیا۔ یہاں مختصر قیام کے بعد قافلہ اپنے سفر کے لئے آگے روانہ ہوا۔ قریباً سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں Makwa نامی جماعت میں کچھ دیر کے لئے رُکے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد Mawa میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ مقامی جماعت یہاں پہلے سے ہی حضور انور کی آمد کی منتظر تھی۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں، بچیوں نے نغمات پیش کئے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ملک کے دارالحکومت ابوجہ (Abuja) کی طرف سفر جاری رہا۔ نیوبُصّہ سے قریباً 300 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد راستہ میں Minna کے مقام پر کچھ دیر کے لئے رُکے۔ یہاں مختصر قیام کے لئے جماعت احمدیہ Minna نے مین ہائی وے کے قریب ہوٹل Sheroro میں انتظام کیا تھا۔ ہوٹل سے باہر مقامی جماعت نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے مل کر گیت پیش کئے۔ دو بچوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

ہوٹل شیرورو میں کچھ دیر قیام کے بعد یہاں سے آگے ابوجہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی قافلہ کو Escort کر رہی تھی۔ ابوجہ شہر کی حدود سے باہر مجلس خدام الاحمدیہ ابوجہ کی سیکورٹی ٹیم اور ابوجہ سٹیٹ سیکورٹی پولیس کی دو گاڑیاں حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔ جونہی حضور انور کا قافلہ ابوجہ شہر کی حدود میں پہنچا تو یہاں سے خدام کی سیکورٹی ٹیم اور ابوجہ پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور نائیجیریا کے دارالحکومت Abuja کے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے رات پونے آٹھ بجے قافلہ احمدیہ مرکز ابوجہ پہنچا جہاں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا اور فلک شگاف نعرے بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں نے مل کر مقامی زبانوں میں استقبالیہ گیت پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے نیچے اتر آئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ان کے نعروں کا جواب دیا۔

''مسجد مبارک'' کا افتتاح

بعدازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''احمدیہ مسجد مبارک'' کا افتتاح فرمایا اور مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد ''مسجد مبارک'' ابوجہ (Abuja) شہر کے مرکزی ایریا میں ائرپورٹ روڈ پر واقع ہے۔ اس مسجد کی تعمیر امسال 2008ء میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ بہت خوبصورت، وسیع و عریض دو منزلہ مسجد ہے۔ پہلی منزل پر مردوں کے لئے نماز کا ہال ہے اور دوسری منزل پر خواتین کے لئے نماز کی جگہ بنائی گئی ہے۔ اسی طرح دونوں منازل پر دفاتر اور میٹنگ رومز بھی ہیں۔ جماعت کے اس سینٹر کا رقبہ 7261 مربع میٹر ہے۔ جس میں 2400 مربع میٹر کے رقبہ پر مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ تعمیر کے اخراجات چار لاکھ پاؤنڈ سے زائد ہیں۔

گیسٹ ہاؤس کا افتتاح

جماعت نائیجیریا نے مسجد سے ملحقہ حصّہ میں ایک دو منزلہ گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا ہے۔ مسجد کے افتتاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نئے تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کا بھی افتتاح فرمایا اور بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ ابوجہ میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش اسی گیسٹ ہاؤس میں تھی۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رہائشگاہ سے مسجد مبارک تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

ٹیلی ویژن انٹرویو

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور مسجد سے باہر تشریف لائے تو ٹیلی ویژن سٹیشن NTA کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انٹرویو کے لئے باہر کھڑے تھے۔

نمائندہ کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ خاص سال ہے۔ خلافت احمدیہ کو 100 سال پورے ہو رہے ہیں۔ اور ہم صد سالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔ مَیں احمدیہ مسلم جماعت کا سربراہ ہونے کی وجہ سے مختلف ممالک کے سفر کرتا ہوں۔ خاص طور پر ان ممالک کے جہاں جماعت کی تعداد زیادہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ یہاں کے لوگوں کو کیا پیغام دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پہلا پیغام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قریب آئیں اور خدا کو پہچانیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور پھر دوسرے یہ کہ ہر انسان دوسرے انسان سے ہمدردی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں اور ایک دوسرے سے ہمدردی سے پیش آئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے ذریعہ ہم اس دنیا کو جنت بنا سکتے ہیں۔ اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

30/اپریل 2008ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ابوجہ (ABUJA) میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد مبارک' میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا اور الحاجی M.A Bankole صاحب نگران تعمیر مسجد سے بعض امور کے تعلق میں گفتگو فرمائی۔

بعدازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے۔ نائیجیریا میں سیرالیون کے ایمبیسیڈر ایم پی بائیو صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف سیرالیون کے ایک مخلص احمدی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کو ملاقات کا شرف بخشا۔ یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

بعدازاں فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر تیس فیملیز کے ایک سو بیس سے زائد افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں مبلغین سلسلہ، ان کی فیملیز اور مقامی نائیجیرین احباب اور ان کی فیملیز شامل تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ابوجہ میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم مئی 2008ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے پانچ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مبارک'' ابوجہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 40 فیملیز کے دوصد سے زائد افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں مبلغین سلسلہ نائجیریا اور ان کی فیملیز، مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز، ٹیچرز اور ان کی فیملیز، معلمین اور نائجیریا جماعت کے مقامی احباب اور ان کی فیملیز شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر سوا ایک بجے تک جاری رہا۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مبلغین اور معلمین کے وفد سے ملاقات

پانچ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور کینیا (Kenya) سے آنے والے پانچ مبلغین اور معلمین کے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

کینیا کے اس وفد میں نعیم احمد محمود صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیا، عدنان ہاشمی صاحب مبلغ سلسلہ، ناصر محمود صاحب مبلغ سلسلہ اور دو معلمین مچا فو صاحب اور اسحاق عبداللہ صاحب شامل ہیں۔

دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو نو مبائعین کو سنبھالنے اور ان کی تعلیم و تربیت کی منصوبہ بندی کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے ہدایت دی کہ مساجد کی تعمیر جہاں ممکن ہو کریں۔ سالانہ کم از کم دس مساجد بننی چاہئیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ جو ترقیاتی اور تعمیراتی کام شروع ہوئے تھے ان کو اب جلد مکمل کیا جائے۔ کینیا کے اس وفد سے ملاقات چھ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

ملاقاتوں کے شام کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے اڑھائی صد کے لگ بھگ افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والوں میں نائجیریا کے علاوہ ہمسایہ ملک نائجر (NIGER) سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ فیملی ملاقاتوں کا یہ پروگرام 7:30 بجے تک جاری رہا۔

ڈپٹی ڈائریکٹر پروٹوکول صدر مملکت نائیجیریا کی حضور انور سے ملاقات

بعدازاں ڈپٹی ڈائریکٹر پروٹوکول صدر مملکت نائجیریا ایم بی محمد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت موصوف کو ملاقات کا وقت عطا فرمایا۔ موصوف نے ویزوں کے حصول کے سلسلہ میں مدد کی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈپٹی ڈائریکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر موصوف نے کہا کہ میری خوش نصیبی ہے کہ آپ کے کام آیا ہوں۔ نائجیریا میں کچھ مسائل اور پرابلم ہیں Multiple ویزا کے حصول کا مسئلہ ہے لیکن امید ہے کہ وقت کے ساتھ یہ مسائل حل ہو جائیں گے۔ میرا تعاون ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ موصوف نے بتایا کہ مَیں باقاعدہ اپنے گھر MTA دیکھتا ہوں۔ میری بیوی عربی زبان جانتی ہے وہ باقاعدہ MTA پر عربی کے پروگرام دیکھتی ہے۔

یہ ملاقات سات بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو امیر صاحب نائجیریا سے اُس بس کے حادثہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جو جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو لیگوس سے لے کر ابوجہ (Abuja) آرہی تھی۔ اس حادثہ میں بعض احباب زخمی ہوئے تھے۔ امیر صاحب نائجیریا نے ان کے علاج وغیرہ کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

دو عظیم پیشگوئیاں

(ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا۔ ربوہ)

رسول اللہ ﷺ نے جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں، اُن میں سے ایک کثیر تعداد ایسی پیش خبریوں پر مشتمل ہے جن کا تعلق مسیح موعودؑ اور مسیح موعودؑ کی جماعت سے ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیان فرمودہ پیشگوئیاں دراصل اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیریں ہی ہیں جن کا اظہار اُس نے اپنے رسول سے کیا اور اُس کے رسول نے آگے بیان کیں۔ جب بھی ہم یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی کوئی پیشگوئی پوری ہوئی ہے، ہمارا ایمان پختہ سے پختہ تر ہوجاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صداقت پر ہمارا یقین مزید صیقل ہوجاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی خلافتِ ثالثہ یعنی تیسری خلافت کا دور 1965 سے 1982 تک کے عرصہ پر محیط ہے۔ اس عرصہ میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی دو عظیم پیشگوئیاں ایک نئی شان کے ساتھ بڑی صراحت سے پوری ہوئیں۔ یہ دونوں پیشگوئیاں خلافت ثالثہ کے دور میں اتنی صاف اور واضح طور پر پوری ہوئی ہیں کہ ان کا انکار عقلاً ممکن نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک بہت معروف حدیث ہے کہ تَفْتَرِقُ اُمَّتِی عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِینَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَہ یعنی میری اُمّت 73 ملّتوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ وہ تمام آگ میں ہوں گے، سوائے ایک ملّت کے۔ جب آنحضور ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تو وہاں موجود صحابہ نے یہ سن کر حضورؐ سے دریافت کیا کہ مَنْ هِیَ یَا رَسُولَ اللّٰه ؟ یعنی وہ ملتِ واحدہ جو آگ سے محفوظ ہوگی، وہ کون ہے یا رسول اللہ؟ اِس سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مَااَنَاعَلَیهِ وَاَصْحَابِی یعنی وہ لوگ جو اُس حالت پر قائم ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ یہ مشہور روایت جامع ترِمذی کتاب الایمان اور سنن ابن ماجہ کتاب الفتن میں درج ہے۔

آنحضرت ﷺ کی یہ عظیم پیشگوئی اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں پوری ہوچکی تھی، لیکن ایک نئے انداز سے، ظاہری اور باطنی دونوں پہلوؤں سے، ستمبر 1974 میں اُس وقت دوبارہ پوری ہوئی جب پاکستان کی پارلیمان یعنی قومی اسمبلی نے بالاتفاق جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اُس وقت قومی اسمبلی مسلمانوں کے 72 فرقوں کی نمائندگی کر رہی تھی، اور وہ ایک تنہا فرقہ جسے اُنہوں نے اپنے زعم میں علیحدہ قرار دیا، وہ جماعت احمدیہ تھی۔ اُس موقع پر اِس ملت واحدہ یعنی جماعت احمدیہ کی قیادت اور نمائندگی امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث فرما رہے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کا ہر حصہ بڑی صراحت سے پورا ہوا۔ فی الواقعہ اُمت کے 73 فرقے ہوئے۔ 72 فرقے ایک فرقہ کے خلاف تعصب اور غیظ کی آگ میں جلنے لگے، گویا اِسی جہان میں فِی النَّار کی کیفیت میں مبتلا ہوگئے۔ اُس تنہا فرقے یعنی ملتِ واحدہ کو 72 فرقوں کی اکثریت نے خود سے علیحدہ کر کے، آئینی اور قانونی طور پر اقلیت قرار دے دیا۔ اور جس طرح رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ محض لِلّٰہ قوم کی نفرت اور ظلم کا نشانہ بنے، عین اُسی طرح جماعت احمدیہ بھی، محض لِلّٰہ قوم کی نفرت اور ظلم کا نشانہ بنی۔ اور یوں مَااَنَاعَلَیهِ وَاَصْحَابِی کے الفاظ کا مصداق بن گئی۔ اگرچہ ظلم کا یہ سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام کے ساتھ ہی شروع ہوگیا تھا، لیکن 1974ء میں باقاعدہ آئین سازی اور قانون سازی کے زریعہ، اس نے ایک نئی شکل اختیار کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث 1974ء میں گویا ظاہراً اور لفظاً بھی پوری ہوگئی۔ جبکہ 72 فرقے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت کی آگ میں جل رہے تھے، جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے یہ نعرہ بلند ہوا کہ ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں''۔ اکثریت کی طرف سے بدخواہی کی آگ کے اظہار کے جواب میں، جماعت احمدیہ کے امام نے اُنہیں خیر خواہی کی بہشتی ٹھنڈک کا پیغام دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے مسیح موعود کے جو مقاصدِ بعثت بیان فرمائے ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ فَیَکْسِرَا لصَّلِیْبَ یعنی کہ وہ صلیب کو توڑے گا۔ یہ حدیث صحیح بخاری کتاب الایمان میں درج ہے۔ صلیب سے مراد کوئی جسمانی صلیب نہیں بلکہ یہ دراصل صلیبی عقیدے کی علامت ہے۔ صلیبی عقیدہ سے مراد عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے نعوذ باللہ نسل انسانی کے تمام گناہوں کی لعنت، خود اپنے سر لے کر اس کی سزا کو صلیب پر ایک لعنتی موت کی صورت میں قبول کیا۔ پس صلیب کو توڑنے سے مراد کسی جسمانی صلیب کو توڑنا نہیں، بلکہ یہ مطلب تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام اپنے دلائل کے ذریعہ یہ ثابت کریں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات صلیب پر ناکامی کی حالت میں نہیں ہوئی، بلکہ کامیابی سے اپنا مشن مکمل کرنے کے بعد، آپؑ اِس جہان سے رخصت ہوئے۔

رسول کریم ﷺ کی یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود صلیب کو توڑے گا، اُس وقت پوری ہوگئی جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن، حدیث، بائبل، تاریخ، اور عقل و منطق، سب کی رو سے یہ ثابت کر دیا کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر مرنے سے بچالیا تھا اور یہ کہ آپؑ صلیب سے بحالتِ بے ہوشی زندہ اُتارے گئے تھے، جس کے بعد آپؑ ایک طویل اور کامیاب زندگی گزار کر، اِس جہان سے رخصت ہوئے۔ دلائل کے ذریعہ کسرِ صلیب کا یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے بعد آپؑ کے تمام خلفاء نے، حدیث نبویؐ کے عین مطابق انجام دیا۔ خلافت ثالثہ کا مبارک دور، اِس پہلو سے قابل ذکر ہے کہ جون 1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے برطانیہ کے شہر لندن میں ایک کانفرنس منعقد فرمائی جس کا نام ''کسرِ صلیب کانفرنس'' رکھا گیا۔

یہ کانفرنس 2/جون سے 4/جون تک چلی۔ اِس کانفرنس میں کئی عالمی شہرت کے حامل اہل علم حضرات نے مختلف پہلوؤں سے، دلائل کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی تھی۔ ان میں سے بعض محققین عیسائی بھی تھے۔ اِس ''کسرِ صلیب کانفرنس'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خود بھی خطاب فرمایا۔ اِس کانفرنس کی خاص بات یہ ہے کہ ''کسرِ صلیب'' کے معین عنوان اور نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خلیفہ کی ذاتی شرکت کی وجہ سے رسول کریم ﷺ کے الفاظ فَیَکْسِرَا لصَّلِیْبَ کی ایک تازہ تعبیر ظاہر ہوگئی۔ گویا رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ظاہراً اور لفظاً بھی پورے ہوگئے۔

رسول کریم ﷺ کی یہ دو عظیم پیشگوئیاں، اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ ہی پوری ہوگئی تھیں، تاہم خلافت ثالثہ میں، یہ دونوں پیشگوئیاں دوبارہ ایک نئے رنگ میں پوری ہوئیں۔ پس خلافت ثالثہ اِس پہلو سے بھی، ایک عظیم تاریخی سنگ میل ہے کہ اِس مبارک دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دو عظیم پیشگوئیاں، ایک نئے رنگ میں لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ فَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُه'۔

❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ جاپان کا خلافت جوبلی جلسہ

جماعت احمدیہ جاپان میں خلافت جوبلی تقریبات کا آغاز تو یکم جنوری سے ہی ہوچکا ہے، جب احباب جماعت نے نماز تہجد میں سجدہ ریز ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے ہوئے خلافت جوبلی سال کا استقبال کیا۔ امسال جماعت احمدیہ جاپان کا خلافت جوبلی جلسہ سالانہ حسب معمول OKAZAKI شہر میں منعقد ہوا ہے۔ یہ جگہ جماعت احمدیہ جاپان کے مرکز ناگویا سے ساٹھ کلومیٹر دور ہے اور ایک یوتھ سنٹر ہے جہاں جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ مہمانوں کے قیام اور طعام کا بھی انتظام بھی وہیں ہوتا ہے۔ امسال جلسہ سالانہ 4,3 مئی کو منعقد ہوا جس کے لئے ٹوکیو سے مہمان جمعرات کی شام سے ہی پہنچنا شروع ہو چکے تھے۔ نیز خدام الاحمدیہ جاپان نے وقارعمل، شعبہ ضیافت نے کھانے کی تیاری کا سلسلہ کچھ دن پہلے سے ہی شروع کر دیا تھا۔

3 مئی کو صبح 9 بجے رجسٹریشن کا آغاز ہوا اور ساڑھے دس تک مہمانوں کی آمد کا سلسلہ مکمل ہو چکا تھا۔ ساڑھے دس بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ 11:00 بجے تلاوت قرآن کریم سے 28ویں جلسہ سالانہ جاپان کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم محمد یوسف ڈار صاحب نیشنل صدر جماعت جاپان نے اپنے افتتاحی خطاب میں خلافت جوبلی کے موقع پر ہونے والے اس جلسہ کی اہمیت اور عظمت پر روشنی ڈالی۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مبلغ سلسلہ نے ''مقام و برکات خلافت'' کے موضوع پر کی۔

دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد جلسہ سالانہ کے دوسرے سیشن میں خلافت سے متعلق نظموں اور ترانوں کا پروگرام ہوا۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا سیشن شام 4:15 بجے شروع ہوا۔ اس سیشن کے تمام پروگرام جاپانی زبان میں تھے۔ تلاوت کے بعد عزیزم نجیب اللہ ایاز نے ''ہستی باری تعالیٰ'' سے متعلق جاپانی زبان میں نظم پیش کی۔ یہ نظم مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مبلغ سلسلہ کی تحریر کردہ ہے۔ جاپانی زبان کی پہلی تقریر ''احمدیت کا پیغام'' سے متعلق مکرم اطہر احمد ڈار صاحب نے کی۔ اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم ثناء سیکی گوچی صاحب نے ''رحمۃ للعالمین ﷺ'' کے موضوع پر کی۔ ہمارے ایک اور جاپانی احمدی بھائی مکرم مُورا ماتس سعید صاحب نے ''اطاعت امام کی برکات'' کے موضوع پر مضمون پیش کیا۔ اس کے بعد جاپانی مہمانوں نے اظہار خیال کیا۔ مکرم Thakosaka صاحب نے خدمت خلق کے میدان میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور انہیں اسلام کا خلاصہ قرار دیا۔

رات کے کھانے اور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد واقفین نو سے متعلق ایک مختصر پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ اس پروگرام کی خاص بات تقریب آمین تھی۔ چار واقفین نو نے امسال پہلی دفعہ قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کیا۔ مکرم نیشنل صدر صاحب نے بچوں میں تحائف تقسیم کئے۔

4 مئی کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ پہلے سیشن کا آغاز صبح 10:00 بجے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اس سیشن میں ''سیرت النبی ﷺ۔ حریت ضمیر اور انسانی آزادی کے علمبردار'' کے عنوان پر تقاریر ہوئیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورہ جاپان کی یادوں اور ''خلافت احمدیہ کے سوسال'' پر تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں جماعت احمدیہ جاپان کی تاریخ، خلفاء احمدیت کے جاپان کے دورہ جات، جاپان میں جماعت کی خدمت خلق کے میدان میں مساعی وغیرہ پر مشتمل تصاویر نمائش کی گئی تھیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کے حوالہ سے جاپانی ٹیلیویژن پر نشر ہونے والی تفصیلی خبر کو بھی DVD کی شکل میں رکھا گیا تھا جو مہمانوں کو پیش کی جاتی۔ جلسہ سالانہ جاپان میں جاپان میں بسنے والے احمدی احباب کے علاوہ کینیڈا، دبئ، نائیجریا اور قادیان سے بھی دوست شامل ہوئے اور جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔

4 مئی کو لجنہ اماء اللہ جاپان کا جلسہ سالانہ کا الگ سیشن منعقد ہوا۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی جلسہ گاہ کو بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔ خلافت جوبلی کے مونوگرام پر مشتمل بیک گراؤنڈ اس صد سالانہ جشن کی یاد دلا رہی تھی۔ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ کی کارروائی مکرمہ منصورہ سیکی گوچی صاحب صدر لجنہ اماء اللہ جاپان کی صدارت میں ہوئی۔۔ اس سیشن کی پہلی تقریر جاپانی زبان میں تھی جس کا عنوان تھا ''قدرت ثانیہ'' یہ تقریر ایک جاپانی احمدی مکرمہ سارہ نعیم صاحبہ نے پیش کی۔ مکرمہ نیلوفر ظفر صاحب نے ''اطاعت امام اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔ لجنہ اور ناصرات نے خلافت سے متعلق ترانہ پیش کیا جس کے بعد دوران سال منعقد ہونے والے خلافت جوبلی پروگراموں میں امتیاز حاصل کرنے والی لجنہ اور ناصرات کو انعامات سے نوازا گیا۔ صدر لجنہ اماء اللہ جاپان نے اختتامی تقریر کی اور دعا کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ کا سیشن مکمل ہوا۔

جلسہ سالانہ جاپان کا آخری سیشن 4 مئی 2008ء کو سہ پہر 2:00 شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اس سیشن کی پہلی تقریر کا عنوان تھا ''خلافت احمدیہ کے سیاسی مخالفین اور ان کا انجام''۔ اس سیشن کی آخری تقریر ''صحابہ رسول ﷺ کی باہمی محبت واخوت'' کے عنوان پر کی گئی۔ تقاریر کے دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ مکرم نیشنل صدر صاحب جماعت نے اختتامی خطاب میں شاملین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ جاپان کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

مکرم چوہدری برکت اللہ برکات صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 19 جنوری 2007ء میں مکرم محمد افضل متین صاحب نے اپنے والد محترم چودھری برکت اللہ برکات صاحب کا ذکر خیر کیا ہے۔

محترم چوہدری برکت اللہ برکات صاحب کپورتھلہ ہندوستان سے 1947ء میں ہجرت کرکے پاکستان آئے تو یہاں سابقہ جائیداد کے عوض ایک چار منزلہ مکان بہاولپور میں مل گیا۔ آپ بریلوی مسلک سے منسلک تھے۔ آپ کی پہلی شادی پاکستان آنے کے چند سال بعد 20 سال کی عمر میں ہوئی۔ پہلی بیوی سے دو بیٹیاں ہوئیں۔ آپ گریجوایٹ تھے، ہومیوپیتھی کی سند بھی لی ہوئی تھی۔ بعد میں قانون بھی پڑھا۔ پھر ریڈیو ٹی-وی مکینک کا کام سیکھا اور باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ پھر کاروبار شروع کیا جو بعد میں شاہی بازار بہاولپور میں بہت وسعت اختیار کرگیا جس میں آپ کے ساتھ پندرہ بیس شاگرد بھی کام کرتے تھے۔

آپ دنیاوی طور پر بہت عمدہ زندگی بسر کررہے تھے جب 1963ء میں مکرم حکیم عقیل صاحب معلم وقف جدید کی دعوت الی اللہ سے آپ نے احمدیت قبول کرلی۔ جس کے بعد آپ پر آزمائشوں وابتلاؤں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ پہلے سارے خاندان نے آپ سے تعلق توڑ لیا۔ پھر بیوی نے بھی طلاق مانگ لی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے والدین بھی کچھ وقفہ سے وفات پا گئے۔ اسی اثناء میں آپ کی شادی حضرت میاں نظام الدین صاحبؓ کی پوتی سے ہوگئی۔ اس دوسری شادی کے وقت میری والدہ کی عمر قریباً اٹھارہ سال تھی اور والدصاحب کی عمر 40 سال تھی۔ جب مخالفین نے دیکھا کہ آپ پھر آباد ہو گئے ہیں تو اُنہوں نے آپ کے کاروبار کو تباہ کرنے کی سازش کی۔ یہاں تک کہ آپ کی دکان بھی جاتی رہی اور پھر آپ نے گھر پر کام شروع کردیا۔ لیکن اب ہمسائے گاہکوں کو نہ صرف بہکانے لگے بلکہ سرعام نفرت کا اظہار کرتے اور گندگی اور پتھر بھی دیوار پر سے گھر کے اندر پھینکا کرتے۔ میرے بارہ سالہ بڑے بھائی کو ایک دفعہ مخالفین کے جلوس میں پیٹا گیا اور پھر ایک بدبخت اُس کے جسم پر کھڑا ہوگیا۔ قریب تھا کہ اُس کی جان نکل جاتی کہ والد محترم کسی طرح اُسے بچا کر گھر لے آئے۔ چونکہ آپ کافی تعلیم یافتہ تھے اور نیکی اور شرافت کے اوصاف بھی نمایاں تھے، اس لئے مخالفین پر ایک رعب بھی تھا اور کسی کو بھی سامنے آکر گریبان میں ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہیں تھی۔ بہاولپور کے تعلیم یافتہ اور قانون سے تعلق رکھنے والے اب بھی آپ کے دوست تھے لیکن آپ نے کبھی کسی سے مدد لینا گوارا نہیں کی اور بڑے صبر سے وقت گزارتے رہے۔ پھر ربوہ ہجرت کا فیصلہ کرلیا۔ جب مخالفین کو ان کے ارادہ کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے مکانات کی قیمتیں گرادیں۔ چنانچہ آپ کو مجبوراً اونے پونے اپنا مکان بیچنا پڑا۔ ربوہ میں اپنا مکان بناکر صابن کا کاروبار شروع کیا جو چل نہ سکا اور آپ اتنے مقروض ہوگئے کہ مکان ضبط ہوگیا۔ پھر آپ چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں کے ہمراہ کراچی منتقل ہوگئے۔ یہاں آپ کے ساتھ ہم بچوں نے بھی بہت محنت کی اور سب نے تعلیم بھی حاصل کرلی۔ لیکن والد صاحب اپریل 2003ء میں بوجہ برین ہیمرج وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 70 سال تھی۔

آپ نہایت کم گو، شریف اور خدمت خلق کرنے والے تھے۔ پانچ وقت کے نمازی اور باقاعدہ تلاوت کرتے تھے۔ فراست بہت تھی گہرے نتائج پہ غور کرکے بات کرتے۔ میں نے ایک مرتبہ اظہار کیا کہ آپ نے اتنا کچھ احمدیت کی خاطر قربان کردیا اور اس قدر ابتلاؤں میں پڑے۔ تو آپ کہتے میری اصل دولت تو میری اولاد ہے۔ ربوہ سے میری تعلیمی کامیابیوں کا تذکرہ سنتے تو بہت خوش ہوتے۔ خاص طور پہ جب میرا وقف منظور ہوگیا تو میرا احترام اور بھی زیادہ کرتے اور کہتے کہ تم نے میرے سارے زخم دھو دیئے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا بیٹا واقف زندگی ہے۔ محلّہ اور دوکان کے علاقہ میں لوگ کثرت سے قانونی اور دیگر باتوں میں آپ سے مشورہ لیتے۔ آپ کی وفات کے بعد غیراز جماعت بھی بڑی تعداد میں تعزیت کے لئے آتے رہے۔

❁ ❁ ❁

ڈاکٹر سلام کی یاد میں

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 15/فروری 2007ء میں جناب خالد حسن صاحب کا محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یاد میں لکھا ہوا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جو اخبار ’’ڈیلی ٹائمز‘‘ 26 نومبر 2006ء سے منقول ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو فوت ہوئے دس سال ہو چکے۔ یہ ایک لمبا عرصہ ہے۔ لیکن ان کی موت کا سوگ ہر جگہ منایا جاتا ہے۔ اور ان کو یاد کیا جاتا ہے۔ سوائے اس ملک کے جس کو وہ سال ہا سال کی دوری کے باوجود اپنا گھر قرار دیتے تھے۔ اور جس کی مٹی میں وہ اپنی دلی آرزو کے مطابق مدفون ہیں۔

ڈاکٹر سلام کی سب سے بڑی خوبی ان کی منکسر المزاجی اور حسِ مزاح تھی۔ 80 کے عشرہ میں وہ اکثر و بیشتر ویانا آتے، مختلف UN اداروں کے ساتھ صلاح مشورہ کے سلسلے میں اور اپنے چھوٹے بھائی ماجد سے ملنے کے لئے جو اقوام متحدہ کے صنعتی ترقیاتی ادارہ میں ٹیکنیکل سپیشلسٹ تھے۔ ویانا میں دریائے ڈینیوب کے دائیں کنارے پر واقع UNO کی عمارت ہے۔ ایک سہ پہر میں اپنے ایک دوست کے ہمراہ وہاں سے گزرا تو کچھ فاصلہ پر ڈاکٹر سلام کو جاتے ہوئے دیکھا۔ ’’ڈاکٹر صاحب!‘‘ میں نے پکارا۔ وہ رُک گئے اور ہم دیر تک گنبد کے نیچے کھڑے باتیں کرتے رہے۔ زیادہ تر باتیں پاکستان کے بارے میں ہوئیں۔ میں نے اپنے دوست کو اُن سے متعارف کرایا۔ انہوں نے اس کے ساتھ بہت گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔ جب وہ چلے گئے تو میرے ساتھی نے پوچھا کہ وہ کون تھے۔ میرے بتانے پر وہ کہہ اٹھا: ’’مائی گاڈ! یہ پروفیسر سلام ہیں! لیکن یہ تو بہت سادہ ہیں۔ میں نے ان سے زیادہ سادہ انسان کبھی نہیں دیکھا‘‘۔ میں نے اُسے کہا ’’میرے دوست! تم بیسویں صدی کے ایک عظیم ترین ماہر طبیعات سے ملے ہو‘‘۔

ڈاکٹر سلام یقیناً ایک مکمل طور پر مٹے ہوئے انسان تھے۔ ’’مَیں‘‘ کا لفظ اُن کی کتاب میں ہی نہ تھا۔ میری ان کے ساتھ پاکستان میں کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ میں نے انہیں 1972ء میں ملتان میں نواب صادق حسین قریشی کی رہائشگاہ پر ایک میٹنگ میں دیکھا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے سائنسدانوں کے سامنے ایک جذبات سے بھرپور تقریر میں اعلان کیا کہ پاکستان کو جوہری راہ اپنانی پڑے گی۔ بھٹو نے اُن سے پوچھا کہ کیا وہ یہ کام کرسکیں گے؟ سب کا ردّعمل نہایت جذباتی تھا۔ بلکہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ تین سے پانچ سال میں کامیابی بھی حاصل کرکے دکھائیں گے۔ ڈاکٹر سلام نے انہیں تحمل سے کام لینے کا مشورہ دیا۔

1975ء میں جب میں اوٹاوہ میں پاکستانی سفارتخانہ میں ملازم تھا، مجھے پتہ چلا کہ ڈاکٹر سلام صاحب کینیڈا کے حکام کے ساتھ کچھ میٹنگز کے لیے وہاں تشریف لا رہے ہیں۔ وہ اس وقت پاکستان کے چیف سائنسی مشیر نہیں رہے تھے۔ وہ شہر میں سرکاری کار استعمال کرنے سے گریزاں تھے۔ لیکن میرے بے حد اصرار پر وہ بمشکل راضی ہو گئے۔ ٹریسٹے واپسی کے چند روز بعد انہوں نے مجھے شکریہ کا ایک نہایت مشفقانہ مراسلہ بھیجا جس کے آخر میں لکھا تھا۔ ’’براہ مہربانی میری طرف سے مرزا عبدالرحمٰن کا شکریہ ادا کردیجئے گا کہ انہوں نے مجھے گھمایا پھرایا‘‘۔ مرزا عبدالرحمٰن سفارتخانہ کے ڈرائیوروں میں سے ایک تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ کوئی اس طرح ڈرائیور کا شکریہ ادا کرے گا۔ ہم تو اس بات کی طرف دھیان بھی نہیں دیتے کہ ہمارے خدمتگار کون ہیں۔ اس قسم کا مشفقانہ سلوک ڈاکٹر کا خاصہ تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہزاروں لوگوں کی بہت طریقوں سے مدد کی۔ وہ ہر کسی کے ساتھ برابری اور عزت کا سلوک کرتے تھے۔

لندن میں ڈاکٹر سلام پٹنی میں رہتے تھے۔ جب انہوں نے نوبیل انعام جیتا تو میں بھی لندن میں رہتا تھا۔ میں الطاف گوہر کی تنظیم تھرڈ ورلڈ فاونڈیشن میں کام کرتا تھا۔ اس سے پہلے میں نے اس وقت فارن سروس سے استعفیٰ دیدیا تھا جب جولائی 1977ء میں ضیاء الحق نے بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ کر ملک کو جہالت کے اندھیرے گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ سلام اور اے جی (الطاف گوہر) قریباً ایک ہی وقت میں گورنمنٹ کالج میں ہوتے تھے۔ فاؤنڈیشن نے ڈاکٹر سلام کے اعزاز میں ایک جشن منایا جس کے انتظامات میرے ذمہ تھے۔ چند دنوں بعد پارٹی میں کھینچی گئی تصاویر کی البم لے کر اُن کے گھر پٹنی گیا۔ انہوں نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا حالانکہ حقیقی اور گہری خوشی تو مجھے ہو رہی تھی کیونکہ ان کی رفاقت میں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ پر روشنی کی کرنیں پڑ رہی ہیں۔

وہ ایک ایسے انسان تھے جو ہر قسم کی تلخ مزاجی سے پاک تھے۔ مثال کے طور پر اگر پاکستان اُن کو یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کے لئے امیدوار نامزد کردیتا تو اُن کی جیت یقینی تھی۔ لیکن ضیاء الحق نے صاحبزادہ یعقوب خان کو نامزد کردیا اور عطیہ عنایت اللہ کو ان کی انتخابی مہم کی انچارج بنایا۔ یوں یہ الیکشن شروع ہی سے ہارا جاچکا تھا۔ لیکن مس عنایت اللہ نے پیرس میں یہ اعلان کر کے لٹیا ہی ڈبودی کہ ’’فرانس کو ایک جنرل نے بچایا تھا۔ اب یونیسکو کو بھی ایک جنرل ہی بچائے گا‘‘۔

ویانا میں ڈاکٹر سلام نے مجھے بتایا کہ نوبیل انعام جیتنے کے بعد وہ ہر مسلمان ملک کے دارالحکومت میں یہ التجا لے کر گئے تھے کہ مجموعی قومی آمدنی کا ایک فیصد سائنسی تعلیم کیلئے وقف کردیں لیکن کسی نے حامی نہیں بھری۔ لیبیا میں ان کے جہاز کو زمین پر اترتے ہی اُنہیں سیدھا ’عظیم لیڈر‘ کے پاس لے جایا گیا جنہوں نے سلام سے جو واحد سوال پوچھا وہ یہ تھا کہ وہ اُن کیلئے ایٹم بم بناسکتے ہیں؟ سلام کا جواب تھا کہ وہ اس قسم کے سائنسدان نہیں ہیں۔ کرنل صاحب نے اس کے بعد سلام یا اُن کے خیالات میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔

پروفیسر اشفاق علی خاں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ ایوب خاں ایک بدقسمت انسان تھا ’’تاریخ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو عظمت کے راستے پر لے جانا چاہتی ہے لیکن ہر مرتبہ وہ جھٹک کر اپنا ہاتھ چھڑا لیتا ہے‘‘۔

❁ ❁ ❁

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8/مئی 2007ء میں ’’ایک سوالی کی فریاد‘‘ کے عنوان سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی شائع ہونے والی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

للہ الحمد کہ قسمت یہاں لے آئی ہے
آج مدت کی تمنا تھی جو بَر آئی ہے
میں ہوں اس شہرِ مقدس کی زمیں پر جس کی
میرے مولیٰ نے کئی بار قسم کھائی ہے
ہے نگاہوں میں ترے بیتِ حرم کا جلوہ
مجھ تہی دست کی کیسی یہ پذیرائی ہے
میں بھی ہوں ایک سوالی ترے در پہ مولیٰ
تشنہ لب لوٹ کے جاؤں تو یہ رسوائی ہے
مجھ کو دے جو ترے محبوبؐ نے مانگا تجھ سے
اس سے بڑھ کر مجھے کیا طاقتِ گویائی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
27th June 2008 – 3rd July 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 27th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:10 Spotlight: a series of interviews about the Khilafat Jubilee.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th December 1994.
02:40 Al Maa'idah: a cookery programme
02:50 Huzoor's tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia.
03:25 Philosophy of Homeopathy
04:15 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 4th February 1998.
05:15 Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 4th March 2006.
08:05 Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:05 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 9th December 1994.
10:10 Indonesian Service
11:10 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from recorded on 20th June 2008.
13:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:05 Spotlight: an interview with Abuds Sami Khan, hosted by Fareed Ahmad Nasir.
17:00 Live Jalsa Salana Canada 2008: live proceedings from Jalsa Salana Canada 2008, including Flag hoisting.
18:00 Live Friday Sermon: delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Canada.
19:00 Live Jalsa Salana Canada 2008.
20:05 News Review Special
20:35 Gardens of Casa Loma
21:05 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of opening session.
22:05 Friday Sermon [R]
23:05 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Canada 2008.

Saturday 28th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st March 1995.
02:55 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of first day proceedings, including flag hoisting ceremony.
03:55 Friday Sermon: recorded on 27th June 2008.
04:55 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of first day proceedings.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's class with Huzoor. Recorded on 4th March 2006.
07:55 Jalsa Salana Canada 2008: Repeat of proceedings from Jalsa Salana Canada, including Flag hoisting ceremony.
08:55 Friday Sermon: recorded on 27th June 2008
09:55 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Canada, recorded on 27th June 2008.
11:00 Indonesian Service
12:05 Tillaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
14:00 Children's Class [R]
14:55 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's tour of Toronto, Canada in 2004.
15:30 Jalsa Salana Canada 2008: live proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
18:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th June 1996. Part 2.
19:00 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:15 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Sunday 29th June 2008

00:00 Tilaawat
00:50 Visit To Canada
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd March 1995.
02:25 Friday Sermon: recorded on 27th June 2008.
03:25 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of second day proceedings.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 5th March 2006.
08:20 Mehfil-e-Sukhan
08:55 Learning Arabic: lesson no. 2
09:15 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoors visit to Singapore, including a visit to Sentosa Island.
10:00 Indonesian Service
11:10 Friday Sermon: Spanish translation of Friday Sermon delivered on 23rd February 2007.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55 Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
13:55 Friday Sermon: Recorded on 27th June 2008.
15:00 Jalsa Salana Canada 2008: Live proceedings from concluding session, including Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
18:10 Learning Arabic: lesson no. 2.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from concluding session [R]

Monday 30th June 2008

00:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Mehfil-e-Sukhan
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd March 1995.
02:55 Jalsa Salana Concluding 2008: repeat of proceedings from concluding session of Jalsa Salana Canada, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's class held with Huzoor. Recorded on 3rd February 2007.
07:55 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 17th November 1997.
09:05 Jalsa Salana Canada 2008: Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 28th June 2008.
11:35 Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 23rd May 2008.
12:20 Tilaawat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:25 Friday Sermon: recorded on 11th May 2007.
16:40 Le Francais C'est Facile: lesson no. 107
17:05 French Service: recorded on 17th November 1997.[R]
18:30 Arabic Service
20:35 Jalsa Salana Concluding 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Canada, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
23:20 Friday Sermon [R]

Tuesday 1st July 2008

00:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th March 1995.
02:50 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 107
03:15 Jalsa Salana Concluding 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Canada, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 23rd September 2005.
08:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994. Part 1.
08:55 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 28th June 2008.
11:25 Truth of Hadhrat Masih-e-Maud (as): a programme presented by Noor Muhammad Baloch with guests Tariq Ahmad Baloch and Muhammad Sadiq Baloch.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana Mauritius 2005: second day address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 3rd December 2005.
15:00 Jalsa Salana Canada 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 28th June 2008.
17:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994. Part 1.
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News.
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:10 Jalsa Salana Mauritius 2005: recorded on 3rd December 2005. [R]
22:45 Slough Peace Conference

Wednesday 2nd July 2008

00:00 Tilaawat & MTA News
01:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994. Part 1.
02:50 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from concluding session of Jalsa Salana Canada 2008, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 28th June 2008.
05:20 Jalsa Salana Mauritius 2005: Second day address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 3rd December 2005.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 28th January 2006.
07:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994. Part 2.
08:55 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from concluding session, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
15:05 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from concluding session, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 29th June 2008 [R]
18:05 Attractions of Australia
18:30 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:35 MTA International News
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:00 Jalsa Salana UK 1992: speech delivered by Bilal Atkinson on 'changing trends in the Christian world'. Recorded on 2nd August 1992.
22:25 From the Archives [R]

Thursday 3rd July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:30 Hamaari Kaenaat
00:55 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th March 1995.
01:55 Attractions of Australia
02:15 From the Archives
03:10 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of concluding session, including speech delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 29th June 2008.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor, recorded on 29th January 2006.
08:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 16th July 1995.
09:10 Philosophy of Homeopathy: a seminar on the topic of homeopathic philosophy.
10:15 Indonesian Service
11:20 Pushto Service
12:15 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:15 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th February 1998.
15:20 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia.
16:10 English Mulaqa'at [R]
17:15 Philosophy of Homeopathy [R]
18:25 Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30 Arabic Service
21:30 MTA International News
22:05 Spotlight
22:35 Al Maa'idah: a cookery programme
22:50 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 10th February 1998. [R]
23:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT 7

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 20 June , 2008 | Issue No. 25

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

احمدیہ ہسپتال نیوبُصّہ کا معائنہ۔

خلیفۃ المسیح کے بیان فرمودہ عملی اقدامات دنیا کے موجودہ گھمبیر پریشان کن مسائل کا حل ہیں۔ نائیجیریا میں موجود غیر معمولی انسانی ومادی ذرائع کے غریب عوام کے لئے بہتر استعمال کے سلسلہ میں آپ کے روشن خیالات سے عزت مآب خلیفۃ المسیح کی دلوں کی گہرائیوں تک سرایت کر جانے والی بصیرت، وسعت قلبی، عاجزانہ طبیعت اور مدبرانہ صلاحیتوں کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

(امیر آف بورگو کا حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ ایڈریس)

امیر آف بورگو کے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں حضور انور کا خطاب۔

- جماعت احمدیہ کے تمام منصوبہ جات خواہ وہ تعلیمی ہوں یا انتظامی وہ سارے کے سارے انسانیت کے لئے بہت مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔
- جماعت احمدیہ نے بہت تکالیف اٹھائیں مگر اس جماعت کی سچائی اور اخلاص نے ان تکالیف کی کوئی بھی پرواہ نہیں کی۔

(استقبالیہ تقریب میں بعض سرکردہ شخصیات کے ویلکم ایڈریس اور جماعتی خدمات پر خراج تحسین)

اسلامک سینٹر کا سنگ بنیاد۔ نیوبُصّہ سے ابوجہ کے لئے روانگی۔ ابوجہ میں احمدیہ مسجد مبارک کا افتتاح

خدا تعالیٰ کے قریب آئیں۔ خدا کو پہچانیں اور ہر انسان دوسرے انسان سے ہمدردی کرے۔

(ٹیلی ویژن انٹرویو میں اہالیان نائیجیریا کے نام پیغام)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ کینیا کے مبلغین و معلمین کے وفد سے ملاقات اور اہم ہدایات۔ ڈپٹی ڈائریکٹر پروٹوکول صدر مملکت نائیجیریا کی حضور انور سے ملاقات۔

(نائیجیریا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

29/اپریل 2008ء بروز منگل:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ سے احمدیہ مسجد نیوبُصّہ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ ہسپتال نیوبُصّہ (New Bussa) کا معائنہ

صبح سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ ہسپتال نیوبُصّہ کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی ہسپتال آمد پر ڈاکٹر محبوب احمد صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ہسپتال کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور مریضوں کے وارڈ میں بھی تشریف لے گئے اور مریضوں کا حال پوچھا اور ان کی بیماریوں کے متعلق دریافت فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر اُسی وقت مریضوں کو بصورت رقم تحائف بھی دیئے گئے۔

ہسپتال کے معائنہ کے بعد حضور انور نے ہسپتال کے احاطہ میں پودا لگایا۔ بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس اور ڈاکٹر محبوب احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ آخر پر ہسپتال کے سٹاف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ہسپتال کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ گیسٹ ہاؤس تشریف لے آئے۔

امیر آف بورگو (Borgo) کا حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ

امیر آف بورگو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام حضور انور کی رہائشگاہ Royal Villa سے کچھ فاصلہ پر Sabuke Square میں کیا تھا۔ اس تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، گورنر لیگوس سٹیٹ اور گورنر Abia سٹیٹ کے نمائندے سابق گورنر نائیجر سٹیٹ، جسٹس صاحبان، روایتی بادشاہ اور چیفس اور امام اور دیگر سرکردہ احباب اور عمائدین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریب میں آمد سے قبل تمام مہمان اور عمائدین اس پروگرام میں شمولیت کے لئے پہنچ چکے تھے۔ اور امیر آف بورگو خود بھی حضور انور کے استقبال کے لئے پہلے سے ہی وہاں موجود تھے۔

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ امیر آف بورگو نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور سٹیج کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے مہمانوں سے فرداً فرداً حضور انور کا تعارف کروایا۔

اس تقریب کی کارروائی کا آغاز مقامی روایت کے مطابق عبدالخالق نیّر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے دعا سے کیا۔ بعد ازاں عبدالغنی شوئمی صاحب مبلغ نائیجیریا نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔

اس کے بعد امیر آف بورگو Dr.(Sen.) H.Dantoro Con. Kitoro III نے اپنا Welcome Address پیش کیا۔

امیر آف بورگو نے اپنے ایڈریس میں کہا: درحقیقت سب تعریفیں اسی خدائے قادر وتوانا کے لئے ہیں جس نے آج کی تقریب کو خواب سے تعبیر میں بدل ڈالا۔ خدا تعالیٰ کا تہ دل سے شکرگزار ہوتے ہوئے مَیں اپنی طرف سے بورگو (Borgo) امارت کی کونسل کی طرف سے اور اس سلطنت کے تمام عوام خواہ وہ اس موقع پر حاضر ہونے کی سعادت پاسکے یا نہ پاسکے، سب کی طرف سے عزت مآب خلیفۃ المسیح کو New Bussa میں جو کہ Borgo Kingdom کا روایتی دارالحکومت ہے خوش آمدید کہتا ہوں۔

بلا شبہ آج کا دن بورگو کے عوام کے لئے، نائیجر

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں